598

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 27۔ مئی 2014

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

(مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں)

(مورخہ 20۔ مئی 2014 کے ایجنڈے سے زیر التواء رکھی گئی قرارداد)

ڈاکٹر سید وسیم اختر: اس ایوان کی رائے ہے کہ معاشرے میں جعلی پیروں، عاملوں اور جادوگروں کا کاروبار اور ہتھکنڈے اپنے عروج پر ہیں جو معاشرے کے لئے ناسور بن چکے ہیں۔ یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ ان ناجائز ہتھکنڈوں کے خلاف جامع انداز میں قانون سازی کی جائے تاکہ اس مکروہ دھندے کا سد باب ہو سکے اور عوام اس ناسور سے نجات پا سکیں۔

(موجودہ قراردادیں)

1۔ محترمہ فائزہ احمد ملک: یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ "یوٹیوب" پر عائد پابندی بلا تاخیر اٹھائی جائے۔

2۔ مہر محمد فیاض: اس ایوان کی رائے ہے کہ چونکہ پچھلے دنوں ژالہ باری سے تحصیل جہلم اور دینہ میں گندم اور دوسری تیار فصلیں بالکل تباہ و برباد ہو گئی ہیں اور کسانوں کا سب کچھ لٹ گیا ہے لہذا مذکورہ تحصیلوں کو آفت زدہ قرار دیتے ہوئے متاثرہ کاشتکاروں کو فوری طور پر خاطر خواہ مالی امداد دی جائے تاکہ ان کی بحالی ہو سکے نیز ان کے زرعی قرضے معاف کئے جائیں۔

3۔ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: اس ایوان کی رائے ہے کہ تیزاب پھینکنے کے واقعات کا انسداد دہشتگردی عدالت میں انسداد دہشتگردی قوانین کے تحت ٹرائل کیا جائے۔

4۔ محترمہ نگہت شیخ: اس ایوان کی رائے ہے کہ بچوں اور بچیوں پر ظالمانہ جنسی تشدد اور قتل کے اندوہناک واقعات میں ملوث تمام سزا یافتہ مجرموں کی سزاؤں پر فوری عملدرآمد کیا جائے۔

599

5۔ محترمہ فرحانہ افضل: اس ایوان کی رائے ہے کہ ہر ضلع کے ڈی سی او آفس میں خواتین کے حقوق کے تحفظ اور انہیں درپیش مشکلات کے ازالہ کی غرض سے ایک ہیلپ ڈیسک قائم کیا جائے اور اس ہیلپ ڈیسک میں سوشل ویلفیئر یا وومن ڈویلپمنٹ محکمہ کی ایک خاتون اہلکار کو تعینات کیا جائے جو خواتین کے مسائل کو فوری طور پر سنیں اور انہیں حل کریں۔

600

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا آٹھواں اجلاس

منگل 27۔ مئی 2014

(یوم الثلاثہ، 27۔ رجب المرجب 1435ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 20 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَ
يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (31) قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ
وَالرَّسُولَ ۖ فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ (32)

سُوۡرَةُ آل عِمران آیات 31 تا 32

(اے پیغمبر لوگوں سے) کہہ دو کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ بھی تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (31) کہہ دو کہ خدا اور اس کے رسول کا حکم مانو اگر نہ مانیں تو اللہ بھی کافروں کو دوست نہیں رکھتا (32)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

مجھ خطا کار سا انسان مدینے میں رہے
بن کے سرکارؐ کا مہمان مدینے میں رہے
یاد آتی ہے مجھے اہلِ مدینہ کی یہ بات
زندہ رہنا ہو تو انسان مدینے میں رہے
اُن کی رحمت غمِ کونین بُھلا دیتی ہے
جتنے دن آپ کا مہمان مدینے میں رہے
چھوڑ آیا ہوں دل و جان یہ کہہ کر اعظم
آ رہا ہوں میرا سامان مدینے میں رہے

سوالات

(محکمہ ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈا پر محکمہ ہائر ایجوکیشن سے متعلقہ سوالات پوچھے جائیں گے اور اُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میرے پیارے بھائی قائد حزب اختلاف! میں افسوس ہی کر سکتا ہوں کہ خود آپ کے ہی فیصلے ہیں اور اُس پر پھر آپ پابندی نہ کریں تو میں کیا کروں؟ یہ آپ کا Question Hour ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔ میں قائد حزب اختلاف کی بات کو آگے بڑھانا چاہتا ہوں۔ آپ نے ہمیں میٹنگ کے لئے بلایا تو ہم قائد حزب اختلاف کے ساتھ آپ کے پاس آئے، رانا ثناء اللہ خان نے آپ کی موجودگی میں کہا کہ میں وزیر اعلیٰ صاحب سے آپ کی ملاقات کرا دیتا ہوں تو ہم نے کہا کہ ہم وزیر اعلیٰ صاحب سے ملاقات نہیں کرنا چاہتے تو انہوں نے کہا کہ اگر کوئی اکیلے ملاقات کرنا چاہتا ہے تو میں وہ بھی کرا دیتا ہوں۔

جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی بات کر کے چلا جائے اور ہم جواب نہ دیں یعنی ہمیں بات کرنے کا حق نہ دیا جائے تو یہاں پر کوئی بھی بات نہیں کر سکتا۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، ایسی بات قطعاً نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! کل ہم نے اجلاس کا بائیکاٹ کیا اور اُس کے بعد وزیر قانون نے یہاں floor پر ایک policy statement اس طرح کی دی کہ جس سے ہمارے جذبات مجروح ہوئے میں اُس کی تصحیح کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے یہاں پر کہا کہ اپوزیشن نے ہمیں کہا کہ وزیر اعلیٰ سے آپ ہمیں ٹائم لے کر دیں تاکہ آپ کے علاقوں میں ترقیاتی کام ہو سکیں اور جب ٹائم لیا گیا تو باقی لوگ تو مل کے آئے لیکن پاکستان تحریک انصاف کے معزز ممبران نے عین وقت پر کہا کہ ہم نے نہیں ملنا۔ میں رانا ثناء اللہ خان کے اس بیان کی تصحیح کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے یہاں پر غلط بیانی سے کام لیا۔ پاکستان تحریک انصاف نے کبھی بھی اپنے دل میں یا openly اس خواہش کا اظہار نہیں کیا کہ ہم وزیر اعلیٰ سے ملنا چاہتے ہیں۔ وزیر قانون صاحب نے یہاں پر کل بالکل غلط بیانی کی۔ میں نے اُس وقت

بھی کہا تھا اور قائد ایوان میاں محمد شہباز شریف جب وزیر اعلیٰ منتخب ہوئے تو انہوں نے یہاں پر کھڑے ہو کر یہ کہا کہ میں اپوزیشن کو ساتھ لے کر چلوں گا، میں خود اپوزیشن کے پاس چل کر آؤں گا۔ انہوں نے یہاں پر یہ ایک بڑا اچھا gesture دیا، ہم پورا ایک سال انتہائی passion کے ساتھ یہ توقع کرتے رہے کہ جمہوری روایات کی پاسداری کریں گے، نئی جمہوری روایات کو جنم دیں گے اور جمہوریت کے دو پہیے، Treasury Benches and Opposition یہ دونوں اکٹھے اس صوبہ کی فلاح اور اس صوبہ کی عوام نے جو mandate دیا ہے اُس کو پورا کرنے کے لئے مل کر چلیں گے۔ ہم ایک برس تک لوگوں سے friendly opposition کا طعنہ سُنتے رہے کہ یہ اپوزیشن خاموش ہو گئی ہے، یہ ہمارے حقوق کی بات کیوں نہیں کرتی، عوام اور میڈیا کے مختلف لوگوں نے یہ باتیں کیں لیکن ہم نے یہ کوشش کی کہ ہم جمہوری انداز سے ایک logical criticism کریں، constructive criticism کریں، تنقید برائے اصلاح کریں لیکن اسے ہماری کمزوری سمجھ لیا گیا اور ہمیں دیوار کے ساتھ لگا دیا گیا۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ یہ آپ کا حق ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہم نے ہمیشہ یہ بات کی تھی کہ جو بھی فیصلہ کریں across the board کریں۔ لوگوں کے مسائل حل کرنے اور ترقیاتی فنڈز دینے کا یہ criteria ہونا چاہئے کہ جو شخص منتخب ہو کر آ گیا ہے وہ اس معزز ایوان کا ممبر ہے اور اُس کا یہ استحقاق ہے کہ جن لوگوں نے مجھے مینڈیٹ دے کر منتخب کیا ہے اُن کے mandate کی توہین نہ کی جائے۔ ہم نے ایک برس تک یہ سارا کچھ برداشت کیا۔ اب یہ ناقابل برداشت ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ کل یہاں پر رانا ثناء اللہ خان نے جو بات کی وہ غلط بیانی کی۔ ہم ان سے بھیک نہیں مانگتے، ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمیں لوگوں نے منتخب کیا ہے تو یہ منتخب لوگوں کے mandate کی توہین نہ کریں اور جو بات وزیر اعلیٰ نے کہی تھی اور سارا سال پریس میں یہ ڈھنڈورا پیٹتے ہیں، جمہوریت کی بات کرتے ہیں، جمہوری روایات کی بات کرتے ہیں، لوگوں کے mandate کو تسلیم کرنے کی بات کرتے ہیں تو ان منتخب لوگوں سے کیا قصور ہو گیا ہے؟ ان سے یہی قصور ہو گیا ہے کہ ہم ایک سال تک خاموشی سے یہ دیکھتے رہے کہ یہ ایوان ٹھیک چلتا ہے اور یہ حکومت آگے بڑھ کر ہمارے مسائل پر توجہ دے گی اور بلا تخصیص وبلا تفریق کسی بھی discrimination کے بغیر criteria صرف ایک ہو گا کہ اس ایوان کے تمام منتخب لوگ برابر ہیں اور اُنہیں ترقیاتی کاموں اور باقی مسائل کے حل کرنے میں اُن کو اپنے اپنے اضلاع میں on board لیا جائے گا تو رانا ثناء اللہ خان

صاحب کی اس بات پر میں اُن کو condemn کرتا ہوں کہ انہوں نے ایوان کے اندر غلط بیانی سے کام لیا۔ ہم نے نہ پہلے کبھی وزیراعلیٰ صاحب سے ملاقات کی خواہش کی ہے، نہ آئندہ کبھی کریں گے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! Please listen to me دیکھیں، آپ کا یہ طریق کار ٹھیک نہیں ہے۔ اگر آپ اس طرح کی بات کرنا چاہتے ہیں تو آپ کی مرضی ہے لیکن میری طرف سے آپ کو اجازت نہیں ہے۔ یہ Question Hour ہے۔ میاں صاحب! یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ جب ایک فیصلہ شدہ بات ہے کہ Question Hour میں point of order zero ہے تو آپ اُس پر خود عملدرآمد نہیں کرتے اور اُس فیصلہ پر عملدرآمد کرنے میں آپ کا ہی فائدہ ہے۔ (قطع کلامیاں)

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ چیمبر میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اپوزیشن لیڈر اور پارلیمانی سیکرٹری صاحبان اُدھر آئے۔ آپ کی موجودگی میں بات ہوئی۔ رانا ثناء اللہ خان نے کہا کہ ہم آپ کی وزیراعلیٰ صاحب سے ملاقات کروا دیتے ہیں تو ہم نے کہا کہ ہم نے ملاقات نہیں کرنی۔ انہوں نے کہا کہ پھر آپ ایک کام کریں آپ میں سے اگر کوئی اکیلے اکیلے ملاقات کرنا چاہتا ہے تو میں اکیلے اکیلے ملاقات کروا دیتا ہوں۔

جناب سپیکر! یہاں پر رانا ثناء اللہ خان بیٹھا کرتے تھے اور یہاں کی یہ روایت رہی ہے۔ یہ سارے لوگ جو وہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں ان کو فنڈز ملتے رہے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: ان کی بات تو سُن لیں یہ کیا کہتے ہیں؟

Order please, order please. Order in the House.

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! رانا ثناء اللہ خان صاحب نے کل یہاں پر جو بات کی وہ بات سراسر غلط ہے۔ مسلم لیگ (ن) کو یہ بات سمجھ آ جانی چاہئے کہ on the floor of the House ٹھیک بات کرنی چاہئے۔ [*****]

جناب سپیکر: ان الفاظ کو کارروائی سے حذف کر دیا جائے۔ Order please, order please. اُن کی بات سُننے دیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میری بات سنیں۔ میں اپنی پارٹی کا point of view بتا رہا ہوں۔۔۔ (قطع کلامیاں)

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: آپ میری بات سنیں کہ جو شخص اس ایوان میں موجود نہیں ہے تو قواعد کے مطابق ان کے حوالے سے ایسی بات نہیں ہونی چاہئے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! آج انہوں نے نہیں آنا۔ آپ میری بات سن لیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کو کیسے پتا ہے کہ انہوں نے نہیں آنا، آپ کو اس بات کا کیا پتا ہے اور اگر وہ آ گئے تو پھر؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میری گزارش تو سن لیں۔

جناب سپیکر: جی، بولیں میں آپ کو پوائنٹ آف آرڈر پر بولنے کی اجازت دیتا ہوں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ کل۔۔۔(قطع کلامیاں)

MR SPEAKER: Order, order please, order in the House

مجھے ان کی بات سننے دیں کہ ان کا فرمان کیا ہے؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! رانا ثناء اللہ خان نے on the floor of the House بات کی ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی، پاکستان مسلم لیگ(ق) اور جماعت اسلامی کے ممبران نے مجھ سے رابطہ کیا ہے اور میں نے ان کی ایک میٹنگ وزیر اعلیٰ صاحب سے کروائی۔ اس کے بعد process شروع ہوا اور process شروع ہونے کے بعد ان کی ترقیاتی سکیمیں in process تھیں کہ انہوں نے احتجاج شروع کر دیا۔ میں آج on the floor of the House یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ پاکستان پیپلز پارٹی کی پالیسی آپ کی گورنمنٹ کو support کرنے کی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ مجھے مخاطب نہ کریں اُن کو کریں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے ان کو مخاطب کر رہا ہوں۔ پاکستان پیپلز پارٹی جمہوریت کو derail نہیں ہونے دے گی۔

جناب سپیکر: یہ اچھی بات ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! کل رانا ثناء اللہ خان نے اپنی گفتگو سے تمام اپوزیشن پارٹیوں کو دیوار سے لگانے کی کوشش کی ہے۔ میں ان کے اس روّیے کو condemn کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: یہاں کوئی کسی کو دیوار سے نہیں لگا سکتا۔ یہ بات غلط ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! آپ میری بات سنیں۔ انہوں نے جو غلط بیانی کرتے ہوئے یہاں statement دی ہے وہ ناقابل برداشت ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہاں جمہوریت چلے اور ہم اس کو support کریں۔ جمہوریت کے خلاف جو بھی قوتیں سازش کر رہی ہیں پاکستان پیپلز پارٹی اس کا حصہ نہیں بنے گی۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! رانا ثناء اللہ خان صاحب سے ہم نے بھیک مانگی ہے اور نہ ہم بھیک مانگتے ہیں۔ ہم نے بات کی تھی کہ کیا ہمارے حلقوں میں عوام کا قصور یہ ہے کہ انہوں نے پاکستان پیپلز پارٹی، پاکستان مسلم لیگ (ق)، جماعت اسلامی اور پاکستان تحریک انصاف کو ووٹ دیا ہے؟ اگر ان لوگوں کا یہی قصور ہے تو رانا ثناء اللہ خان اس بات کو ایوان میں واضح کریں کہ اپوزیشن کو انہوں نے consider نہیں کرنا اور ان کے حلقوں میں ترقیاتی کام نہیں ہونے۔ ہمیں تختیاں لگوانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، یہ تختیاں خود لگائیں لیکن حلقے ignore ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ آئیں گے تو ان سے پوچھیں گے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میری بات مکمل ہونے دیں۔

جناب سپیکر: آپ پوائنٹ آف آرڈر پر کتنی بات کریں گے؟ یہ تو ٹھیک نہیں ہے۔ آپ کی بڑی مہربانی۔ آپ کو سُن لیا ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! ایک منٹ کے لئے بات سُن لیں۔ رانا ثناء اللہ خان نے دوسری بار کل on the floor of the House سپریم کورٹ کے ایک فیصلے کی بات کی۔ میں ان کو چیلنج کرتا ہوں کہ سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلے کی پاسداری اگر حکومت کر رہی ہے تو ہم بھی اس کے پابند ہیں۔ رانا ثناء اللہ خان نے سپریم کورٹ کے فیصلے کی بات کی تھی کہ ترقیاتی فنڈز جو ADP میں چھپ جائیں گے وہ implement ہوں گے تو کیا تجاویز حکومتی بنچوں سے نہیں لی جاتیں، کیا ان کی recommendation پر کام نہیں ہوتے؟ تو پھر ہم بھی وہ پاسداری کرنے کو تیار ہیں۔ رانا ثناء اللہ خان نے on the floor of the House کل جو باتیں کی ہیں میں ایک بار پھر ان کو condemn کرتا ہوں اور ان کو کہتا ہوں کہ on the floor of the House سچ بولا کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ ایوان کے کسٹوڈین ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کی بات ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں مختصراً ایک بات کرنا چاہتا ہوں کہ آپ ایوان کے کسٹوڈین ہیں۔ آپ گورنر ہاؤس کے اندر بیٹھے تھے، اگر بہاولپور صوبہ بنا تو انشاء اللہ آپ کو وہاں کا گورنر بنائیں گے۔ پچھلے کئی روز سے۔۔

جناب سپیکر: وہاں بیٹھے ہوئے کئی باتوں پر مجھے خود بھی شرم آ رہی تھی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس کا واحد حل آپ کے پاس ہے۔ آپ کسٹوڈین ہیں یہاں اِدھر یا اُدھر جتنے ممبران بیٹھے ہیں ان کے کسٹوڈین ہیں۔ اس وقت جو core issue raise ہوا ہوا ہے جس پر یہ سارا ماحول گرم ہے وہ یہ ہے کہ جو DCC کمیٹیاں بنی تھیں اس پر جو آرڈر ہوا اس میں سب ایم پی ایز کے لئے آرڈر موجود تھا لیکن اس میں ترقیاتی کام کے حوالے سے pick and choose کیا گیا۔ (قطع کلامیاں)

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کو جواب دینا ہوگا۔ ابھی آپ بیٹھیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ترقیاتی کام کے حوالے سے عرض ہے کہ ہمارے حلقوں کے غریب عوام کا تو کوئی قصور نہیں ہے۔ اگر انہوں نے جماعت اسلامی، پاکستان تحریک انصاف، پیپلز پارٹی یا پاکستان مسلم لیگ (ق) کو ووٹ دیا ہے تو اس میں ان کا کوئی قصور نہیں ہے۔ وہ بھی اُسی طرح ٹیکس دیتے ہیں جس طرح ان کے حلقوں کے لوگ ٹیکس دیتے ہیں۔ وہ بھی اُسی طرح ساری مشکلات face کرتے ہیں اس لئے میں یہ عرض کروں گا کہ یہ تخصیص ٹھیک نہیں ہے۔ یہ سب کچھ ایک دن میں بلکہ ایک گھنٹہ یا ایک لمحہ میں سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، سندھو صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! شاید میرا fabric نہیں ہے کہ میں اس طرح کی بات کروں لیکن حالات نے مجبور کر دیا ہے۔ میں باقی کسی کی بات نہیں کرتا لیکن میں معافی چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ کسی کے ساتھ direct نہیں ہوں گے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں کسی کے ساتھ personal نہیں ہوں۔

جناب سپیکر: آپ سمجھنے کی کوشش کریں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ڈاکٹر وسیم اختر صاحب!۔۔۔

جناب سپیکر: انہوں نے یہ بات نہیں کی۔۔۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں چھوٹی سی بات کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے ڈاکٹر وسیم صاحب اور پیپلز پارٹی کے بھائی صرف اتنا بتا دیں کہ کیا ان دونوں کا کبھی کوئی کام چیف منسٹر ہاؤس میں رُکا ہے یہ اُٹھ کر مجھے بتائیں۔ یہ کیا بات ہوئی کہ یہاں کاغذ پھاڑنے میں بھی یہ ساتھ شامل ہوتے ہیں۔ ان دونوں بھائیوں سے پوچھیں۔ میں ان کا بے پناہ احترام کرتا ہوں اور خاص طور پر ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب میرے بھائی ہیں۔ اس وقت لاء منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں اور آپ پوری گورنمنٹ کو لتاڑے جا رہے ہیں۔ اس کا جواب دینا پڑے گا۔ مجھے یہ دونوں بتا دیں کہ ان کا کبھی کوئی کام رُکا ہو۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: ان کا استحقاق ہے اور استحقاق کو مجروح نہ کیا جائے۔ جی، آپ کی مہربانی۔ آپ تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں ان کی بات کو مکمل طور پر رد کرتا ہوں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میری بات سنیں۔

جناب سپیکر: میں نے دونوں کی بات سن لی ہے۔ Let me proceed further وقفہ سوالات ہے اور 30 منٹ گزر گئے ہیں۔ This is not good محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا سوال ہے۔ محترمہ اپنا سوال نمبر بولیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! سوال نمبر 1187 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گورنمنٹ کالج برائے خواتین جہلم میں اساتذہ و کلیریکل سٹاف کی خالی اسامیوں کی تفصیلات

*1187: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ کالج برائے خواتین جہلم میں اساتذہ اور کلیریکل سٹاف کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد و تفصیل سکیل وار بیان فرمائیں؟

(ب) اس وقت کن کن مضامین، سکیل اور عہدہ کی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) حکومت مذکورہ بالا خالی اسامیاں کب تک پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ):

(الف) گورنمنٹ کالج برائے خواتین جہلم میں اساتذہ اور کلیریکل سٹاف کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد و تفصیل سکیل وار درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام اسامی	سکیل نمبر	منظور شدہ اسامیاں
1	ایسوسی ایٹ پروفیسر	19	12
2	اسسٹنٹ پروفیسر	18	28
3	لیکچرار	17	24
4	ہیڈ کلرک	14	1
5	سینئر کلرک	9	1
6	جونیئر کلرک	7	2
7	لائبریری کلرک	7	1

(ب) سکیل اور عہدے وار خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	مضامین	لیکچرار (بی ایس۔17)	اسسٹنٹ پروفیسر (بی ایس۔18)	ایسوسی ایٹ پروفیسر (بی ایس۔19)
1	عربی	۔	2	۔
2	کیمسٹری	۔	2	۔
3	انگلش	2	۔	1
4	جغرافیہ	۔	1	–
5	تاریخ	۔	1	–
6	اسلامیات	۔	۔	1
7	ریاضی	۔	1	–
8	فارسی	۔	1	–
9	فزکس	۔	1	–
10	پولیٹیکل سائنس	1	1	1
11	اردو	3	1	1

(ج) گریڈ 18، 19، 20 کی خالی اسامیاں محکمانہ پروموشن کے ذریعے پُر کی جاتی ہیں پروموشن کا عمل جاری ہے۔

گریڈ 17 کی اسامیاں پبلک سروس کمیشن کی سفارشات پر کی جاتی ہیں 2012 میں بھرتی کا عمل مکمل کیا گیا ہے مزید یہ کہ تمام خالی گریڈ (19,18,17) پر ضرورت کے مطابق عارضی اساتذہ (CTI) تعلیمی سیشن کے لئے باقاعدہ بھرتی کی گئی ہیں اور وہ تدریسی کام سرانجام دے رہی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟ (قطع کلامیاں)

Order please, order in the House. I say order in the House.

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز (ج) میں جواب دیا گیا ہے کہ اٹھارہ، انیس اور بیس گریڈ کی خالی اسامیاں محکمانہ پروموشن کے ذریعے کی جاتی ہیں اور پروموشن کا عمل جاری ہے۔ لوگ already prmotion کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں۔ آگے انہوں نے پورا جواب یہ دیا ہوا ہے کہ "CTI" جو عارضی اساتذہ ہیں۔۔

جناب سپیکر: مشورے کے لئے باہر تشریف لے جائیں، آپ کے لئے بہتر رہے گا کیونکہ interruption ہوتی ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! انہوں نے بتایا ہے کہ عارضی اساتذہ کی باقاعدہ بھرتی کی گئی ہے۔ میں صرف یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ عمل کب تک پورا ہو جائے گا کیونکہ بہت سے لوگ اسی انتظار میں بیٹھے ہوئے ہیں کہ ان کی پروموشن کی جائے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! جواب دیجئے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! وہ آپ سے جز (ج) کا جواب پوچھ رہی ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اس کا جواب یہ ہے کہ CTIs کے ذریعے کمی پوری کی جا رہی ہے۔ 2012 میں بھی پبلک سروس کمیشن کے ذریعے تقریباً 2500 اساتذہ کی بھرتیاں کی گئی تھیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! ذرا تھوڑا اونچا بولیں یا دوسرے مائیک پر تشریف لے جائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اس سال بھی انشاء اللہ تعالیٰ 4500 جو اسامیاں خالی ہیں ان کے لئے پبلک سروس کمیشن کو ہم request بھیج رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ اسی سال ان کو بھی fill کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! اگلا ضمنی سوال؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! Kindly صرف یہ بتا دیں کہ یہ سیٹیں کب سے خالی ہیں؟

جناب سپیکر: محترمہ! انہوں بتا دیا ہے کہ وہ سیٹیں خالی ہیں۔ اب آپ اور کیا پوچھنا چاہتی ہیں؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! یہ بتا دیں کہ یہ سیٹیں کب سے خالی ہیں؟

جناب سپیکر: محترمہ! آپ بھی کچھ خیال کریں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال ملک تیمور مسعود صاحب کا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ مل ملا کر چلانا ہے؟

جناب سپیکر: میاں صاحب! کون سا مل ملا کر چلانا ہے؟ نہیں، آپ کی مرضی ہے۔ دیکھیں، کوئی سوال اس طرح کا ہوتا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ہماری بھی کوئی بات سن لیں۔ آپ سن سکتے ہیں اور فیصلہ کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! ذرا ان سے پوچھ لیں، مجھے نہ پوچھیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ہمارے علاقے میں جو ترقیاتی کام ہونے والے ہیں اس بجٹ میں وہ کروا دیں۔ آپ یقین مانیں کہ اگر ہمارے علاقے کے اندر ترقیاتی کام نہ ہوئے تو بجٹ سیشن نہیں چلے گا اور میں آپ کو یقین سے کہہ رہا ہوں کہ یہاں پر ایسا ہنگامہ ہو گا کہ اس ایوان کی تاریخ یاد رکھے گی۔ ہم اسمبلی بھی باہر لگائیں گے اور اسمبلی کے اندر انشاء اللہ ہنگامہ ہو گا۔

جناب سپیکر: میرے بھائی! اب تو جون آنے کو ہے اور نئی بات ہو گی لیکن پرانی بات تو اب ختم ہو جانی ہے۔ اگلا سوال ملک تیمور مسعود صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2008 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال: ہائر سیکنڈری سکولز کو ڈگری کالجز کا درجہ دینے کی تفصیلات

*2008: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا حکومت گورنمنٹ بوائزاور گرلز ہائر سیکنڈری سکولز کمیر ضلع ساہیوال کو ڈگری کالجز کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے کیونکہ بمطابق ایجوکیشن پالیسی 2004 کے تحت 5 کلو میٹر کے radius میں کالج نہیں بن سکتا جبکہ کمیر ساہیوال کالج سے 26 تا 30 کلو میٹر کے فاصلہ پر ہے؟

(ب) حکومت کب تک مذکورہ بالا ہائر سکولز کو ڈگری کالجز کا درجہ دے گی، ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ):

(الف) محکمہ اعلیٰ تعلیم کے قواعد و ضوابط کے مطابق کسی بھی ہائر سیکنڈری سکول کو کالج کا درجہ نہیں دیا جا سکتا کیونکہ ہائر سیکنڈری سکول محکمہ سکول ایجوکیشن کے زیر انتظام کام کر رہے ہیں۔

(ب) جیسا کہ جز (الف) میں وضاحت کی گئی ہے کہ کسی بھی ہائر سیکنڈری سکول کو کالج کا درجہ نہیں دیا جا سکتا۔ تاہم وزیر اعلیٰ پنجاب نے ساہیوال کے ترقیاتی پیکیج کے تحت کمیر کے علاقے کے لئے ایک گرلز کالج کے قیام کی منظوری دی ہے۔ اس منصوبے کو محکمہ اعلیٰ تعلیم نے مورخہ 23-01-14 کو مشروط بنیادوں پر منظور کیا ہے تاہم مناسب قطعہ اراضی کی نشاندہی کے لئے کمشنر ساہیوال کو درخواست کی گئی ہے اگر زمین کی فراہمی ممکن ہوئی تو کالج کے قیام کو عمل میں لایا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ سے گزارش ہے کہ میں ایک بہت قابل غور بات کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ یہ سوال 22۔ اگست 2013 کو جمع کروایا گیا ہے جس کا نتیجہ 23۔ مئی 2014 کو نکلا ہے اور جواب بھی جھوٹ یا غلط علیحدہ بات ہے لیکن وہ baseless ہے۔ یہ بڑی

افسوسناک بات ہے اس لئے میں آپ کی توجہ اس طرف دلا رہا ہوں کہ آپ دیکھیں کہ جز (ب) میں انہوں نے وضاحت سے کہا ہے کہ کسی بھی ہائر سیکنڈری سکول کو کالج کا درجہ نہیں دیا جا سکتا۔ تاہم وزیراعلیٰ پنجاب نے ساہیوال کے ترقیاتی پیکج کے تحت کمیر کے علاقے کے لئے ایک گرلز کالج کے قیام کی منظوری دی ہے۔ اس منصوبے کو محکمہ اعلیٰ تعلیم نے مورخہ 14-01-23 کو مشروط بنیادوں پر منظور کیا ہے تاہم مناسب قطعہ اراضی کی نشاندہی کے لئے کمشنر ساہیوال کو درخواست کی گئی ہے۔ اگر زمین کی فراہمی ممکن ہوئی تو کالج کے قیام کو عمل میں لایا جائے گا۔ یہ جو جواب دیا گیا ہے یہ بالکل different ہے جبکہ on ground reality یہ ہے کہ الحمدللہ میں اپنے محسن، اپنے قائد میاں محمد شہباز شریف کا on the floor of the House تہہ دل سے مشکور ہوں کہ کالج کے قیام کے لئے انہوں نے زمین بھی الاٹ کر دی ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ Question Hour ہے؟ ہمیں بھی پھر تقریر کرنے دیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! ان کی بات سنیں۔ مجھے ان کی بات سننے دیں۔ This is not good

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ اس طرح نہ کریں۔ یہ مسلم لیگ (نصیبولال) کے ممبر ہیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! میں ان کی زبان پر پابندی نہیں لگا سکتا۔ آپ کی مہربانی لہذا آپ بیٹھ جائیں۔ آپ کے متعلقہ کوئی بات نہیں ہے انہوں نے آپ کو کچھ کہا ہے؟ یہ جو جواب دیا گیا ہے اس میں وزیراعلیٰ پنجاب کے بارے میں لکھا ہوا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں خادم اعلیٰ پنجاب کا تہہ دل سے مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے اس کالج کے لئے زمین بھی دی اور تین کروڑ روپے الاٹ بھی کر دیئے اور الحمدللہ 25۔ مارچ کو تعمیر بھی شروع ہو چکی ہے۔ یہ ہائر ایجوکیشن والے کہہ رہے ہیں کہ اگر زمین مناسب ہوئی تو کام شروع ہوگا۔ اگر 9 ماہ بعد بھی یہ result نکلا ہے اور وہ بھی baseless تو بہت افسوسناک بات ہے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! میری بات سنیں۔ یہ جو directive آپ نے جاری کروایا ہوگا اس کی تاریخ کا آپ کو پتا ہوگا تو مجھے بتائیں کون سی تاریخ تھی؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں directive کی نہیں سوال کی بات کر رہا ہوں کہ 22۔ اگست 2013 کو جمع کروایا گیا اور 23۔ مئی کو اس کا result نکلا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو سپیکر صاحب کے توسط سے یہ بتانا چاہوں گی کہ یہ جواب پہلے آگیا تھا اس کی land allocation اور fund allocation اس کے بعد کی گئی ہے۔ اگر آپ کو مزید detail چاہئے تو وہ میرے پاس موجود ہے میں آپ کو مہیا کر دوں گی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس میں مزید۔۔۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! اب کیا اس میں سے نکالنا چاہتے ہیں؟ آپ کا کام بھی ہو گیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں بوائز کالج، بوائز ڈگری کالج، کمیر کے لئے۔۔۔

کورم کی نشاندہی

ڈاکٹر صلاح الدین خان: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! اللہ اکبر آپ کو کس نے کہا ہے؟ کورم پوائنٹ آؤٹ ہو گیا ہے لہذا گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

گنتی کی گئی ہے کورم پورا نہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ اگلا سوال محترمہ نسرین جاوید المعروف نسرین نواز صاحبہ کا ہے۔

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(۔۔۔جاری)

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری بات ابھی رہتی تھی۔

جناب سپیکر: آپ کی بات ہو گئی ہے اور انہوں نے کہہ دیا ہے کہ directive ہمارے پاس آگیا ہے۔ اب بات ختم ہو گئی۔ نسرین نواز صاحبہ کا سوال ہے۔ محترمہ! اپنا سوال نمبر بولیں۔

محترمہ نسرین جاوید المعروف نسرین نواز: جناب سپیکر! سوال نمبر 2041 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین وحدت کالونی کے مسائل کی تفصیلات

***2041: محترمہ نسرین جاوید المعروف نسرین نواز:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین وحدت کالونی لاہور کی عمارت کب بنائی گئی تھی، اس میں کتنے بلاک ہیں اور اس کی عمارت کتنے کمروں پر مشتمل ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس کی گراؤنڈ ہموار نہ ہے جس کی وجہ سے بارش کا پانی اس گراؤنڈ میں جمع ہو جاتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس میں جو شیڈ بنائے گئے ہیں اس سے پانی ٹپکتا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس میں بجلی جانے کی صورت میں UPS یا جنریٹر کی سہولت نہ ہے۔ بجلی نہ ہونے کی صورت میں کمروں میں اندھیرا ہو جاتا ہے اور پڑھائی نہیں ہوتی؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس میں صفائی کا کوئی انتظام نہ ہے، جگہ جگہ کوڑا کرکٹ پڑا رہتا ہے؟

(و) کیا حکومت اس کالج کے درج بالا مسائل کو حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ):

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین وحدت کالونی لاہور کی عمارت 1984 میں تعمیر ہوئی اور اس بلڈنگ میں تین بلاک ہیں جو کہ آرٹس، سائنس اور ماسٹر بلاک کہلاتے ہیں۔ یہ عمارت کل 46 کمروں پر مشتمل ہے۔

(ب) کالج ہذا کی گراؤنڈ ہموار ہے لیکن گراؤنڈ کی سطح نیچے ہونے کی وجہ سے بارش کا پانی جمع ہو جاتا ہے تاہم مٹی ڈلوا کر سطح کو ہموار کیا جا رہا ہے۔

(ج) بارش ہونے کی صورت میں شیڈ ٹپکتا ہے جس کے لئے شیڈ کی سطح درست کروانے کی ضرورت ہے۔

(د) دفتری امور کے لئے پانچ عدد UPS اور ایک جنریٹر کی سہولت موجود ہے۔ لائبریری اور لیبارٹریز میں بھی UPS کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ دن کے اوقات میں کلاس رومز روشن ہوتے ہیں لہذا پڑھائی کا عمل متاثر نہیں ہوتا۔

(ہ) کالج ہذا کے اندر صفائی کا مناسب انتظام ہے کالج کی صفائی کمیٹی تمام کام ذمہ داری سے کرتی ہے لیکن کالج کے دائیں طرف اتوار بازار ہے، سامنے میٹرو بس کا میٹریل گراؤنڈ میں جمع تھا اور بائیں طرف سالڈ ویسٹ کنٹینرز ہیں جس سے کالج کے گردونواح میں صفائی کا عمل متاثر ہوتا ہے۔

(و) جیسا کہ جز (الف) سے (ہ) تک وضاحت کی گئی ہے کہ کالج ہذا میں کوئی خاص مسائل درپیش نہیں لیکن محکمہ اعلیٰ تعلیم شیڈ کی مرمت کے لئے محکمہ مواصلات و تعمیرات کو کیس بھجوا رہا ہے تاکہ اس مسئلہ کا حل نکالا جا سکے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نسرین جاوید المعروف نسرین نواز: جناب سپیکر! سوال کے جواب کافی ٹھیک ہیں لیکن میں نے اس میں یہ عرض کیا تھا کہ بچیوں کے لئے گراؤنڈ کا انتظام نہیں ہے کیونکہ کھیل بچیوں کے لئے بہت ضروری ہے۔ یہ ڈگری کالج ہے مگر اس کی کوئی گراؤنڈ نہیں ہے۔ ساتھ ہی ایک پارک ہے جہاں پر آوارہ قسم کے لڑکے آکر بیٹھے رہتے تھے لہذا اس گراؤنڈ کو کالج کو دے دینا چاہئے۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ جی، محترمہ!

محترمہ نسرین جاوید المعروف نسرین نواز: جناب سپیکر! وہ گراؤنڈ کالج کو دے دیں تاکہ لڑکیاں اپنی exercise کر سکیں اور activities کر سکیں کیونکہ کالج میں activities کے لئے کوئی گراؤنڈ نہ ہے۔

جناب سپیکر: وہ کہہ رہی ہیں کہ کالج میں کوئی گراؤنڈ نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): شکریہ۔ جناب سپیکر! پہلے تو میں اپنی بہن کو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ کالج کے گراؤنڈ میں پہلے جو بارش کا پانی جمع ہو جاتا تھا اس میں مٹی ڈال کر level کر دیا گیا ہے جس کی وجہ سے یہ مسئلہ حل ہو گیا ہے۔ دوسری انہوں نے جو تجویز دی ہے کہ ساتھ والی گراؤنڈ جو خالی پڑی ہے اس کو کالج میں شامل کر لیا جائے تو ہم اس کی feasibility دیکھ لیں

گے کہ وہ کس کی ownership میں ہے اور کس کے پاس ہے؟ اگر feasible ہوا تو definitely ہم ان کی تجویز پر غور کریں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: محترمہ! یہ آپ کو پتا ہونا چاہئے کہ وہ گراؤنڈ کس کی ownership میں ہے؟ اگلا سوال محترمہ مدیحہ رانا صاحبہ کا ہے۔

محترمہ مدیحہ رانا: شکریہ۔ میرا سوال نمبر 2096 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد: بوائز و گرلز کالجوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2096: محترمہ مدیحہ رانا: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع فیصل آباد میں کل کتنے بوائز اور گرلز کالج ہیں؟

(ب) مذکورہ کالجوں میں لیکچرارز، اسسٹنٹ پروفیسرز اور پروفیسرز کی کتنی اسامیاں منظور شدہ اور کتنی اسامیاں خالی ہیں۔ ہر کالج کی مضامین وار منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل کیا ہے؟

(ج) کیا حکومت ان خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) ضلع فیصل آباد میں کالجوں کی کل تعداد 34 ہے ان میں بوائز کالج 14 اور گرلز کالج 20 ہیں۔

(ب) ضلع فیصل آباد کے کالجوں میں پہلے منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 1403 اور خالی اسامیاں 302 تھیں اب چونکہ گورنمنٹ کالج برائے خواتین مدینہ ٹاؤن فیصل آباد کو یونیورسٹی کا درجہ دے دیا گیا ہے اس لئے اب فیصل آباد کے 34 کالجوں میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 1221 اور خالی اسامیاں 275 ہیں۔ کالج اور مضامین وار منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان اسامیوں پر بھرتی حکومت پنجاب کی ہدایات پر پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے کی جاتی ہے۔ آخری بھرتی پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے 2012 میں کی گئی۔ مزید برآں اساتذہ کی کمی کو پورا کرنے کے لئے ان اسامیوں پر محکمہ تعلیم حکومت پنجاب کی ہدایات

کی روشنی میں CTIs کو بھرتی کیا جاتا ہے اس سال بھی ضلع فیصل آباد کے کالجوں میں 374 CTIs کو بھرتی کیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ مدیحہ رانا: جناب سپیکر! میں محکمہ کی طرف سے دیئے گئے جواب سے بالکل مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی محترمہ مدیحہ رانا کا ہے۔

محترمہ مدیحہ رانا: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2107 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد: ایم اے کی کلاسز شروع کرنے کی تفصیلات

*2107: محترمہ مدیحہ رانا: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع فیصل آباد میں کتنے ایسے کالج (بوائز و گرلز) ہیں جن میں ایم اے کی کلاسز نہ ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے ایم اے کی کلاسز شروع کرنے کے لئے کوئی معیار مقرر کیا ہوا ہے اگر ہاں تو وہ کیا ہے؟

(ج) کیا حکومت ایسے کالجوں میں جو مقرر کردہ معیار پر پورے اترتے ہوں، ایم اے کی کلاسز شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) ضلع فیصل آباد میں اس وقت کل 32 کالج ہیں۔ بوائز کالج 13، گرلز کالج 19 ہیں۔ جن میں سے 09 بوائز اور 16 گرلز کالجوں میں ایم اے کی کلاسز نہ ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

بوائز کالج

1۔ گورنمنٹ میونسپل ڈگری کالج فیصل آباد
2۔ گورنمنٹ کالج آف کامرس، فیصل آباد
3۔ گورنمنٹ اسلامیہ کالج فیصل آباد
4۔ گورنمنٹ ڈگری کالج ستیانہ روڈ فیصل آباد
5۔ گورنمنٹ ملت ڈگری کالج غلام محمد آباد، فیصل آباد
6۔ گورنمنٹ ڈگری کالج 266 رب کھرڑیانوالہ فیصل آباد
7۔ گورنمنٹ مسلم ڈگری کالج 41 ج ب فیصل آباد
8۔ گورنمنٹ ڈگری کالج سالاروالا فیصل آباد
9۔ گورنمنٹ ڈگری کالج تاندلیانوالہ فیصل آباد

گرلز کالج

1۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین کارخانہ بازار فیصل آباد
2۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، گلستان کالونی فیصل آباد
3۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، پیپلز کالونی، فیصل آباد
4۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، ڈی ٹائپ کالونی، فیصل آباد
5۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، غلام محمد آباد فیصل آباد
6۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، سیف آباد، فیصل آباد
7۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، ڈجکوٹ، فیصل آباد
8۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، گلشن کالونی، فیصل آباد

9۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین 266رب کھڑیانوالہ، فیصل آباد
10۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، سمن آباد، فیصل آباد
11۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، 122ج ب سرگودھا روڈ فیصل آباد
12۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، مریدوالا، فیصل آباد
13۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، 153رب ساہیانوالہ فیصل آباد
14۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، چک جھمرہ، فیصل آباد
15۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، تاندلیانوالہ فیصل آباد
16۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، ماموں کانجن، فیصل آباد

(ب) گورنمنٹ آف پنجاب ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے پوسٹ گریجویٹ کلاسز (ایم اے / ایم ایس سی) شروع کرنے کے لئے لیٹر نمبر SO(A-1-40/2008(09) مورخہ 06-09-2009 کے تحت معیار مقرر کر رکھا ہے جس کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) درج بالا کالج criteria کے مطابق معیار پر پورا نہیں اترتے۔ جس کی وجہ سے ان کالجوں میں ایم اے کی کلاسز فی الحال ممکن نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ مدیحہ رانا: جناب سپیکر! میں محکمہ ہائر ایجوکیشن کے اس جواب سے بھی مطمئن ہوں۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: اگلا سوال امجد علی جاوید صاحب کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2122 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ: کالجوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2122: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے کون کون سے کالجوں میں کن کن مضامین میں ایم اے کی کلاسیں ہو رہی ہیں؟

(ب) ان کالجوں میں ایم اے کے کتنے طلباء و طالبات زیر تعلیم ہیں، مکمل تفصیل کے ساتھ ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) مذکورہ کالجوں میں ایم اے کی کلاسز کے گزشتہ پانچ سال کے نتائج سے بھی ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف)

1۔ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج گوجرہ،(زوآلوجی،انگریزی، معاشیات)

2۔ گورنمنٹ میونسپل پوسٹ گریجویٹ کالج ٹوبہ ٹیک سنگھ (انگریزی، معاشیات، اردو)

3۔ گورنمنٹ پی ایس ٹی پوسٹ گریجویٹ کالج کمالیہ (انگریزی، معاشیات)

(ب)

1۔ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج گوجرہ

زوالوجی	سال اول۔40	سال دوم۔40
انگریزی	سال اول34،	سال دوم20
معاشیات	سال اول30	سال دوم30

2۔ گورنمنٹ میونسپل پوسٹ گریجویٹ کالج ٹوبہ ٹیک سنگھ

انگریزی	سال اول30	سال دوم30
معاشیات	سال اول28	سال دوم27

اردو سال اول6(کلاسز اسی سال شروع ہوئی ہیں)

3۔ گورنمنٹ پی ایس ٹی پوسٹ گریجویٹ کالج کمالیہ

انگریزی	سال اول33	سال دوم13
معاشیات	سال اول20	سال دوم28

(ج)

1۔ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج گوجرہ

زوالوجی(81.81% = 2008) (88.88% = 2009)
(100% = 2010) (85.71% = 2011) (92.5% = 2012)

2۔ معاشیات(33.33% = 2012)

3۔انگریزی کلاسیں 2012 میں شروع ہوئی ہیں رزلٹ 2014 میں آئے گا۔

2۔ گورنمنٹ میونسپل پوسٹ گریجویٹ کالج ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

انگریزی اور معاشیات کا پہلا رزلٹ ابھی نہیں آیا جبکہ اردو کا اسی سال داخلہ ہوا ہے۔

3۔ گورنمنٹ پی ایس ٹی گریجویٹ کالج کمالیہ

انگریزی کا 2011 کا رزلٹ 33.33 فیصد تھا جبکہ سال 2006، 2007، 2008 اور 2010 میں داخلہ ہی نہیں ہوا۔

معاشیات۔(50% = 2008) (25% = 2009) (41% = 2010)
(66% = 2012) (50% = 2011)

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے سوال کے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے کون کون سے کالجوں میں کن کن مضامین میں ایم اے کی کلاسیں ہو رہی ہیں جس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے تین کالج ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ گورنمنٹ نے ایجوکیٹرز کی بھرتی کی جو پالیسی بنائی ہے اس کے تحت پچھلے تقریباً چار پانچ سال سے صرف سائنس پڑھنے والے طلباء کو بطور ایجوکیٹر بھرتی کیا جا رہا ہے۔ یہ بلاک 2006 میں بنا ہے اور 2011 یعنی پانچ سال کے بعد وہاں اگر کلاسوں کا اجراء ہوا ہے تو وہاں simple ایم اے کی کلاسیں شروع کر دی گئی ہیں جبکہ یہ بلاک سائنس مضامین کے لئے بنائے گئے تھے۔ کیا اس میں محکمہ ایم ایس سی کی کلاسوں کے اجراء کا ارادہ رکھتا ہے جو کہ علاقے کی dire need ہے کیونکہ وہاں پر کوئی یونیورسٹی نہیں ہے لہذا میرا پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ سے یہی سوال ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! ان کا سوال جو آپ سمجھی ہیں اسی حساب سے اس کا جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! کیا یہ ایف ایس سی کی کلاسوں کے بارے پوچھ رہے ہیں یا ایم ایس سی کی کلاسوں کے بارے میں پوچھنا چاہ رہے ہیں کیونکہ ان کا question ماسٹر کلاسوں سے related ہے؟

جناب امجد علی جاوید: کیا سوال دوبارہ کر دوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): سوال ذرا دوبارہ کر دیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہاں ماسٹر کلاسز کا جو اجراء ہوا ہے اس میں تینوں ایم اے کی کلاسیں ہیں جبکہ اب ضرورت ایم ایس سی کی کلاسوں کی ہے۔ چھ سال بعد وہاں بلاک پر کروڑوں روپے خرچ کرنے کے بعد اگر ماسٹر کلاسز کا اجراء کیا گیا ہے تو simple ایم اے کی کلاسوں کا کیا گیا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا محکمہ وہاں پر ایم ایس سی کی کلاسوں کے اجراء کا ارادہ رکھتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! ایم اے کی کلاسیں شروع کرنے کے لئے کچھ criteria ہوتا ہے جس کو پورا کرنا ضروری ہوتا ہے۔ پہلے demand of

the area سب سے important ہے پھر enrollment of the student in previous three consecutive years کہ پچھلے تین سالوں میں کم از کم تین سو بچے اس subject کے ہوں تب وہاں پر ماسٹر کی کلاس شروع کی جاتی ہے۔ اسی طرح at least دو separate کلاس رومز ہونے چاہئیں اور at least ایک پی ایچ ڈی ٹیچر ہونا چاہئے تب ہی وہاں پر ماسٹر کی کلاسیں شروع کی جاتی ہیں۔ جب کوئی کالج یہ requirement پوری کرتا ہے تو اس میں پھر ماسٹر کی کلاسیں شروع کر دی جاتی ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: امجد علی جاوید صاحب! آپ وہاں کے نمائندے بھی ہیں۔ یہ بتائیں کہ وہاں کی نمائندگی آپ کے پاس ہی ہے یا کسی اور کے پاس ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جی، میرے پاس ہی ہے۔

جناب سپیکر: آپ کے پاس ہے تو آپ بھی اس کو تھوڑا سا خود دیکھیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں خود ہی دیکھ رہا ہوں اسی لئے میں یہ سوال لے کر آیا ہوں۔

جناب سپیکر: محترم! ذرا اس کی پیروی کریں ناں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! محترمہ نے یہ فرمایا ہے کہ وہاں پی ایچ ڈی اساتذہ ہونے چاہئیں تو میرا سوال یہ ہے کہ وہاں پر چار چار، پانچ پانچ اسامیاں ایم ایس سی / ایم فل کی خالی ہیں، محکمہ نے ان اساتذہ کو وہاں post کرنا ہے، وہاں سیٹیں لینی ہیں یا وہاں پر مقامی لوگوں نے سیٹیں دینی ہیں؟ اگر criteria یہ رکھیں گے، وہاں پر پی ایچ ڈی ڈاکٹر ہو گا تو کیا وہ پی ایچ ڈی ڈاکٹر محکمہ نے دینا ہے یا کہیں اور سے آنا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اس حوالے سے میں آپ کو بتانا چاہوں گی کہ ہائر ایجوکیشن میں بھرتیاں پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ہوتی ہیں۔ 2012 میں بھی محکمہ نے تقریباً 2500 اساتذہ یعنی لیکچرارز کو بھرتی کیا تھا اور اس سال انشاء اللہ تعالیٰ ہم پھر پبلک سروس کمیشن کو request بھیج رہے ہیں اور وہاں سے جو جو لوگ apply کریں گے تو ظاہر ہے کہ accordingly پبلک سروس کمیشن ہی انہیں post allocate کرے گا۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی آپ ہی کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 2123 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ: گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج میں پوسٹ گریجویشن کی کلاسوں کے لئے نئے بلاک کی تعمیر و دیگر تفصیلات

*2123: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج ٹوبہ ٹیک سنگھ میں پوسٹ گریجویشن کلاسز کے لئے الگ بلاک تعمیر کیا گیا ہے؟

(ب) مذکورہ کالج میں پوسٹ گریجویشن کے لئے بلاک کس سال میں تعمیر ہوا اور اس پر کتنی لاگت آئی ہے؟

(ج) اگر مذکورہ بالا کلاسوں کے لئے بلاک تعمیر کیا گیا ہے تو اتنی کثیر رقم خرچ کرنے کے باوجود ماسٹر کلاسز کا اجراء کیوں نہیں ہوا، اس کا ذمہ دار کون ہے اور کیا محکمہ ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

(د) کیا حکومت ٹوبہ ٹیک سنگھ کے بوائز اور گرلز کالجوں میں پوسٹ گریجویشن کلاسز شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ):

(الف) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج ٹوبہ ٹیک سنگھ میں پوسٹ گریجویشن کی کلاسز کے لئے الگ بلاک تعمیر کیا گیا ہے۔

(ب) پوسٹ گریجویٹ بلاک 2006 میں تعمیر ہوا اور اس پر 7.045 ملین روپے خرچ ہوئے۔

(ج) درست نہ ہے۔ مذکورہ بالا کالج میں انگریزی، معاشیات اور اردو میں ایم اے کی کلاسوں کا اجراء ہو چکا ہے۔ اس میں 120 طلباء و طالبات زیر تعلیم ہیں۔ یہاں پر یہ وضاحت ضروری ہے کہ اگلے تعلیمی سال سے ریاضی کے مضمون میں ایم ایس سی کی کلاسز کے اجراء کا بھی جائزہ لیا جا رہا ہے۔

(د) جیسا کہ جز (ج) میں وضاحت کی جا چکی ہے کہ بوائز کالج ٹوبہ ٹیک سنگھ میں تین مضامین میں ایم اے کی کلاسوں کا اجراء ہو چکا ہے جبکہ گرلز کالج ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ایم اے بلاک

موجود نہ ہے اس لئے کلاسوں کا اجراء نہیں کیا گیا تاہم محکمہ اعلیٰ تعلیم اس کا جائزہ لے رہا ہے اگر ضروری سمجھا گیا تو گرلز کالج میں بھی ایم اے / ایم ایس سی کی کلاسوں کے لئے علیحدہ کلاسوں کا اجراء کر دیا جائے گا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس سوال میں بتایا گیا ہے کہ گورنمنٹ گرلز کالج میں ماسٹر کی کلاسز کا پوسٹ گریجویشن بلاک نہیں بنایا گیا جبکہ بوائز کالج کا بنایا گیا ہے تو پہلے سوال کے جواب میں پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ نے جواب دیا ہے کہ اس میں طلباء کی required تعداد ہے تو میرا ان سے ضمنی سوال یہ ہے کہ گورنمنٹ بوائز کالج میں آپ نے ماسٹر کلاسز کا بلاک بنایا ہے تو وہاں چار گنا کم تعداد ہوتی ہے جبکہ یہاں چار گنا زیادہ تعداد ہوتی ہے لیکن یہاں آپ نے ماسٹر کلاسز کے لئے بلاک نہیں بنایا تو کیا حکومت یہاں ماسٹر کلاسز کے لئے پوسٹ گریجویشن بلاک بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! بوائز کالج میں ماسٹر کی کلاسز کے لئے پوسٹ گریجویشن بلاک وہاں سے request آنے پر بنایا گیا ہے اور اگر یہ ہماری requirements and feasibility پوری کرتا ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ جب نئے blocks کی ضرورت پڑے گی تو وہ بھی definitely بنائے جائیں گے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! محترمہ نے یہ کہا ہے کہ اگر وہاں سے request آئے گی تو بنائے جائیں گے۔ اس حوالے سے ہم تحریری طور پر request بھجوا چکے ہیں تو کیا یہ اسے assure کریں گی کہ آنے والے مالی سال میں اس کے لئے کوئی فنڈز مختص کئے جائیں گے؟

جناب سپیکر: جب تحریری request آئے گی تو پھر اس کے بعد دیکھیں گے ناں۔ جی، محترمہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! بالکل اس کا criteria اور اس کی feasibility چیک کر کے میں آپ کو بتا دوں گی کہ اس میں کیا کیا short comings ہیں، اگر وہ approve ہو جاتا ہے تو اس میں definitely فنڈ allocate کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: اگلا سوال میاں طارق محمود صاحب کا ہے اور ان کی طرف سے request آئی ہے کہ وہ بیرون ملک ہیں اس لئے ان کا سوال pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال باؤ اختر علی صاحب کا ہے۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 2181 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: بوائز و گرلز کالجوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2181: باؤ اختر علی: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔144 لاہور میں کل کتنے بوائز اور گرلز کالج کہاں کہاں ہیں؟

(ب) کیا مذکورہ کالج علاقہ کی ضرورت کے لئے کافی ہیں اگر نہیں تو کیا حکومت مزید کالج کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ):

(الف) پی پی۔144 لاہور میں دو گرلز اور دو بوائز کالج موجود ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام کالج	تعداد طلباء / طالبات
1	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین باغبانپورہ، لاہور	3770
2	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین کوٹ خواجہ سعید، لاہور	1407
3	گورنمنٹ شالامار کالج فار بوائز، باغبانپورہ، لاہور	3213
4	گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس، باغبانپورہ، لاہور	89
	کل میزان	8479

(ب) جیسا کہ جز (الف) میں وضاحت کی گئی ہے کہ حلقہ پی پی۔144 میں چار کالج موجود ہیں تاہم یہاں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ حلقہ پی پی۔144 سے ملحقہ جات پی پی۔145 اور پی پی۔146 میں بھی چار کالج موجود ہیں جن میں مذکورہ بالا حلقہ کے طلباء و طالبات تعلیم حاصل کرتے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام کالج	تعداد طلباء / طالبات
1	گورنمنٹ کالج برائے خواتین مصطفی آباد، لاہور (پی پی۔145)	1250
2	گورنمنٹ انٹر کالج فار بوائز، لاہور کینٹ پی پی۔(145)	430
3	گورنمنٹ شالامار کالج فار بوائز چائنا سکیم لاہور پی پی۔146)	669
4	گورنمنٹ کالج برائے خواتین شالامار ٹاؤن، لاہور پی پی۔(146)	1274
	کل میزان	3623

مذکورہ بالا آٹھ کالجز اس حلقہ کی تعلیمی ضروریات پورا کرنے کے لئے کافی ہیں۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) کے جواب میں پی پی۔144 میں پانچ کالجوں کی تفصیل دی گئی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہائر ایجوکیشن والوں کو یہ علم ہی نہیں ہے کہ پی پی۔144 میں دو کالج ہیں جن میں ایک گورنمنٹ کالج برائے خواتین باغبان پورہ ہے جو 1963 میں بنا اور دوسرا

گورنمنٹ ڈگری کالج فار بوائز جو کہ غالباً 1964 میں بنا اور آج ایک کالج کی عمارت سطح زمین سے چھ فٹ نیچے ہے اور دوسرے کالج کی غالباً آٹھ فٹ نیچے ہے۔ اس کے علاوہ پی پی۔144 کے حوالے سے جواب میں جو تفصیل دی گئی ہے، کوئی کالج موجود نہ ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ سے میرا سوال یہ تھا کہ پی پی۔144 میں کتنے کالج ہیں اور کیا حکومت پنجاب کی یہاں پر کوئی نیا کالج قائم کرنے کی سکیم جاری ہے؟ انہوں نے جواب میں یہ غلط add کیا ہے لہذا میرا ان سے یہ ضمنی سوال ہے کہ اس ریکارڈ کو درست کیا جائے اور مجھے یہ بتایا جائے کہ وہاں پر نیا گرلز یا بوائز کالج قائم کرنے کی کوئی سکیم ہے؟

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! I apologize کہ ٹائپنگ کی غلطی کی وجہ سے نام اوپر نیچے ہونے سے ریکارڈ اسمبلی میں صحیح نہیں آیا ہے اور میں نے اسے correct کر لیا ہے---

جناب سپیکر: جی، کیا ہو گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! typing mistake کی وجہ سے نام اوپر نیچے ہو گیا ہے۔ میرے بھائی نے جو دوسرا ضمنی سوال کیا ہے تو اس کے جواب میں عرض ہے کہ urban areas میں نئے بوائز کالج کے قیام کے لئے ایک کالج سے دوسرے کالج کے لئے دس کلو میٹر کا فاصلہ اور گرلز کالج کے قیام کے لئے ایک سے دوسرے کالج کا فاصلہ پانچ کلو میٹر ہونا ضروری ہے۔ حلقہ پی پی۔144 کی بچیاں اور بچے نزدیکی کالجوں میں داخلہ لے لیتے ہیں لیکن یہاں پر یہ ضرورت محسوس ہو رہی ہے کہ ایک اور کالج بنایا جائے جس کی feasibility report بن کر محکمہ کے پاس آ گئی ہے تو اس پر انشاءاللہ تعالیٰ جلد ہی عملدرآمد کیا جائے گا۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میرا محترمہ سے ضمنی سوال یہ ہے کہ آیا یہ جو feasibility report گرلز کالج کے لئے ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو موصول ہو گئی ہے، اسے کب تک پایۂ تکمیل تک پہنچائیں گے؟ میں یہ بھی باور کروانا چاہتا ہوں کہ ایک کالج میں اس وقت 3770 طالبات اور دوسرے کالج میں تقریباً 3400 طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں جن کے بیٹھنے کے لئے وہاں پر کلاس رومز میں کوئی گنجائش نہیں ہے اس لئے ضروری ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ یقین دہانی کروائیں کہ پی پی۔144 میں feasibility report for girls college ان کے پاس گئی ہے جس میں وہاں پر ایک سی ڈی ہائی

سکول ہے جس میں 52 کنال اراضی پر چار دیواری کے اندر بلڈنگ بھی موجود ہے اور وہاں پر تقریباً 400 بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں جو کہ ارد گرد کے نزدیکی سکولوں میں شفٹ ہو سکتے ہیں اس لئے وہاں پر گرلز کالج کا اجراء کیا جا سکتا ہے تو کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ اس معزز ایوان کو یہ بتا سکتی ہیں کہ جو رپورٹ ان کے پاس جا چکی ہے اس پر کب تک عملدرآمد ہو جائے گا؟

جناب سپیکر: ماشاء اللہ یہ ضمنی سوال بھی بہت لمبا ہے۔ جی، محترمہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ یہ بہت congested اور گنجان آباد علاقہ ہے جہاں پر نئی جگہ identify کرنا مشکل ہے تو انہوں نے جو تجویز دی ہے کہ کسی گرلز سکول کو ہی کالج میں convert کیا جائے تو اس کے لئے سکول ایجوکیشن اور ہائر ایجوکیشن کے درمیان کچھ بات چیت چل رہی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس پر جلد عملدرآمد ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: اگلا سوال ڈاکٹر فرزانہ نذیر صاحبہ کا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 2215 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب یونیورسٹی میں ریسرچ کے پروگرام و دیگر تفصیلات

*2215: ڈاکٹر فرزانہ نذیر: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب یونیورسٹی کا بین الاقوامی یونیورسٹیوں میں رینکنگ کے لحاظ سے کون سا درجہ ہے؟

(ب) پنجاب یونیورسٹی میں ریسرچ کے کتنے پروگرام چل رہے ہیں؟

(ج) پنجاب یونیورسٹی میں ہر سال ریسرچ کے لئے کتنا فنڈ مختص کیا جاتا ہے، تفصیل سال 12-2011، 13-2012 اور 14-2013 کی فراہم کی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ):

(الف) جامعہ پنجاب کی درجہ بندی:

QS (Quacquarelli Symonds Limited) کی طرف سے ایشیائی یونیورسٹی رینکنگ 2013 کے مطابق ایشیاء کی تمام یونیورسٹیوں کے درمیان پنجاب یونیورسٹی کی 250-201 (رینج) میں درجہ بندی ہے۔

(ب) تعداد ریسرچ پروگرامز:

تحقیق عملی زندگی میں تعلیمی پہلوؤں میں جدت کو اجاگر کرتی ہے۔ یونیورسٹی آف دی پنجاب میں 70 سے زائد شعبہ جات ہیں جہاں تعلیم و تحقیق کا کام ثانوی اور اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے جاری ہے۔

(ج) جامعہ پنجاب تحقیق کے مختص فنڈ کی تفصیل:

جامعہ پنجاب میں تحقیق کے لئے مختص فنڈ کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سال	رقم ملین (روپے)
1	2011-12	75.00
2	2012-13	85.00
3	2013-14	100.00

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میں نے ایشیاء کی نہیں بلکہ عالمی سطح پر پنجاب یونیورسٹی کی رینکنگ کے متعلق پوچھا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: جی، کیا کہا؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پنجاب یونیورسٹی کی انٹرنیشنل رینکنگ بتائی جائے کیونکہ انہوں نے جواب میں ایشیاء کی رینکنگ بتائی ہے جبکہ میں نے انٹرنیشنل رینکنگ کے متعلق پوچھا تھا؟

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! میں اس حوالے سے اپنی بہن کو یہ بتانا چاہوں گی کہ actually پنجاب یونیورسٹی کا انٹرنیشنل رینکنگ میں 1630 واں نمبر آتا ہے اور Q.S کی رینکنگ جو ساؤتھ ایشیاء کی ہے اس میں پنجاب یونیورسٹی کا نمبر it lies between 250-201 ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "شیم شیم" کی آوازیں)

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! اس پر شیم والی کوئی بات نہیں ہے۔ مجھے اس رینکنگ کا criteria بتایا جائے کہ اس کا کیا criteria ہے؟

جناب سپیکر: جی، کیا فرمایا؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو رینکنگ بتائی گئی ہے اس کا کیا criteria ہے؟

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں اس حوالے سے اپنی بہن کو بتانا چاہوں گی کہ ہم جو رینکنگ identify کرتے ہیں اس میں بہت ساری چیزیں count کرتی ہیں جن میں infrastructure, research, innovations اور پی ایچ ڈی سکالرز، ان کا output اور یہ بہت ساری چیزیں count کرتی ہیں۔ اس کے بعد انٹر نیشنل رینکنگ بنائی جاتی ہے لیکن میں اس حوالے سے اپنی بہن کو یہ بھی بتانا چاہوں گی کہ ہائر ایجوکیشن میں کوالٹی کو increase کرنے کے لئے حکومت اب اس پر خصوصی توجہ دے رہی ہے جس کے لئے ایک بہت اچھا innovative پروگرام شروع کیا جا رہا ہے جس میں Knowledge Park کا concept ہے جس میں انٹر نیشنل یونیورسٹیوں کے ساتھ حکومت پنجاب کے M.O.Us بھی sign ہو چکے ہیں جو اپنے ریسرچ سنٹرز لاہور میں بنائیں گے۔

MR SPEAKER: Are you satisfied now from her answer.

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! جی؟

جناب سپیکر: ان کے جواب سے آپ مطمئن ہیں؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میں مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: شاباش۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! ابھی جز (ب) سے متعلق ضمنی سوال ہے کہ پنجاب یونیورسٹی میں research کے کتنے پروگرام چل رہے ہیں؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں مطمئن نہیں ہوں۔

جناب سپیکر: حضرت آپ تشریف رکھیں جن کا سوال ہے میں اُن سے پوچھ رہا ہوں جی، اگلا ضمنی سوال؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پنجاب یونیورسٹی میں research کے بارے میں یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ پنجاب یونیورسٹی میں جو centre for coal ہے۔۔۔

MR SPEAKER: Order please, order in the House

دیکھیں! وہ بات کر رہی ہیں، وہ سوال put کر رہی ہیں اور پارلیمانی سیکرٹری نے جواب دینا ہے تو آپ مہربانی فرمائیں، شور شرابا اچھا نہیں ہوتا۔ جی، محترمہ!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ پنجاب یونیورسٹی میں جو Centre for Coal Technology ہے اُس میں کیا research ہو رہی ہے کیونکہ بجلی کی ہمیں بہت ضرورت ہے تو میں اپنی پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ سے یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ اُس research میں کیا کیا اقدامات کئے گئے ہیں اور کیا کیا output ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! یہ جو انہوں نے سوال کیا ہے یہ fresh question بنتا ہے کیونکہ اس کا اس سوال سے as a supplementary question کوئی connection نہیں ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! انہوں نے کہا کہ 70 پروگرام چل رہے ہیں تو 70 پروگرام کا ایک حصہ centre for coal کا ہے۔

جناب سپیکر: اس کا connection پچھلے سوال کے ساتھ ہونا چاہئے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! اس کا جواب پھر دے دیا جائے۔ اگر جواب نہیں ہے تو next دے دیں۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ کو جواب لے کر بتادیں گے۔ اگلا سوال جناب اویس قاسم خان صاحب کا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال بڑا ضروری ہے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ آپ کی بڑی مہربانی میں آپ کو بعد میں ٹائم دوں گا۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا سوال سن لیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال میں نے بول دیا ہے۔ جناب اویس قاسم خان صاحب!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! ابھی تو میرا تیسرا جز (ج) رہتا ہے؟

جناب سپیکر: دوسرا آپ کا سوال ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: دوسرا سوال نہیں ہے پہلے کا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، محترمہ! اب میں دوسرے سوال پر آگیا ہوں اس لئے آپ تشریف رکھیں۔ جی، جناب اویس قاسم خان صاحب!

جناب اویس قاسم خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 2243 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع نارووال: کالجوں میں اساتذہ کی خالی اسامیوں کی تفصیلات

*2243: جناب اویس قاسم خان: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ظفروال (ضلع نارووال) بوائز اور گرلز کالجوں میں لیکچرارز، اسسٹنٹ پروفیسرز اور پروفیسرز کی کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں اور کتنی اسامیاں خالی ہیں، ہر کالج کی مضامین کے حساب سے خالی اسامیوں کی تفصیل بیان کی جائے؟

(ب) کیا حکومت ان خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ):

(الف) گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج ظفروال میں اسامیوں کی تفصیل:

پوسٹ نام	منظور اسامیاں	خالی اسامیاں
لیکچرار	15	12
اسسٹنٹ پروفیسرز	05	05
ایسوسی ایٹ پروفیسرز / پرنسپل	01	01

گورنمنٹ ڈگری کالج ظفروال میں اسامیوں کی تفصیل

پوسٹ نام	منظور اسامیاں	خالی اسامیاں
لیکچرار	20	05
اسسٹنٹ پروفیسرز	05	02
ایسوسی ایٹ پروفیسرز / پرنسپل	01	01

(ب) یہ اسامیاں پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ہی پُر کی جاتی ہیں تاہم ان خالی اسامیوں کو ہر سال عارضی طور پر سی ٹی آئی کے ذریعے پُر کیا جاتا ہے۔اس سال بھی تمام خالی اسامیوں پر سی ٹی آئی بھرتی کر لئے گئے ہیں۔

جناب اویس قاسم خان: جناب سپیکر!اس کے جز(الف) میں بتایا گیا ہے کہ گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج ظفروال میں منظور شدہ اسامیاں 21 ہیں اور خالی اسامیاں 18 ہیں اور جز(ب) میں میرا یہ سوال تھا کہ کیا حکومت ان خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک ؟اس کے جواب کو بالکل serious نہیں لیا گیا اور اس میں یہ کہہ دیا گیا کہ یہ اسامیاں پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ہی پُر کی جاتی ہیں لیکن پُر تو ڈیپارٹمنٹ نے کروانی ہیں، ڈیپارٹمنٹ نے requisite کرنا ہے اور پبلک سروس کمیشن کو کہنا ہے۔

جناب سپیکر: آپ ضمنی سوال کریں بھائی پھر ہم ان سے جواب لیتے ہیں۔

جناب اویس قاسم خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ یہ بتایا جائے کہ کب تک یہ اسامیاں پُر کی جائیں گی کیونکہ آٹھ سال سے یہ کالج منظور ہوا ہے اور آٹھ سال سے اسی طرح چلایا جا رہا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!اس کی latest position بتادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر!میں اپنے معزز بھائی کو یہ بتانا چاہوں گی کہ میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ پبلک سروس کمیشن کو اس سال ہم 4500 lecturers کے لئے request بھیج رہے ہیں جس کا وہ exam لیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ اُن lecturers کو یہاں پر تعینات کر دیا جائے گا اس سے پہلے 2012 میں بھی 2500 lecturers کو تعینات کیا گیا ہے اور پہلے بھی بتایا جا چکا ہے کہ جو shortcomings ہوتی ہیں وہ CTIs کے ذریعے پُر کی جا رہی ہیں لیکن اس سال پھر ہم lecturers کے لئے recruit کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: اس سال میں ان کا نمبر آجائے گا یا نہیں ؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): Definitely آئے گا، اس کالج کو ہم priority پر رکھیں گے اور یہ میں نے note بھی کیا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، اس کی priority رکھیں۔next supplementary on it---نہیں ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ضمنی سوال، میں ایک ضمنی سوال ضروری کرنا چاہتا ہوں۔ گزارش یہ کہ ایک طرف تو تعلیم تعلیم۔۔۔

جناب سپیکر: کیا ابھی میں نے آپ کو اجازت دی ہے؟ نہیں، یہ تو مناسب نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! خاموشی نیم رضامندی ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ ایسے ہی خاموشی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اب اجازت دے دیں۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ بھی کچھ خیال کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ گزارش کر رہا ہوں اور میرا ضمنی سوال ان سے یہ ہے کہ lecturers کی پندرہ میں سے بارہ اسامیاں خالی ہیں، اسسٹنٹ پروفیسرز کی پانچ اسامیاں ہیں اور پانچ ہی خالی ہیں اسی طرح ایسوسی ایٹ پروفیسر / پرنسپل کی ایک اسامی ہے اور ایک ہی خالی ہے۔

جناب سپیکر: وہ تو جواب آگیا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ تعلیم کے ساتھ جو مذاق ہو رہا ہے، تعلیم کی بات کرتے ہیں کہ تعلیم ہی core issue ہے اور اسی کے ذریعے ترقی ہوتی ہے تو یہ اس کا عکس ہمارے سامنے ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ تعلیم کے ساتھ مذاق کب تک ہوتا رہے گا جیسے گھسا پٹا جواب آتا ہے کہ اس سال ہم دے دیں گے؟ پبلک سروس کمیشن کے ساتھ پچھلے آٹھ سال سے یہ کیا کر رہے ہیں، میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ CTI کے ذریعے جو بھرتی کا عمل ہے یہ اس کو ختم کر کے regular بھرتیاں کب تک مکمل کروائیں گے اس کی کوئی تاریخ دیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں اپنے معزز بھائی کو یہ بتانا چاہوں گی کہ میں پہلے بھی بتا چکی ہوں کہ اس سال پبلک سروس کمیشن کے تحت بھرتیاں کی جا رہی ہیں اور وہ اس سال process شروع ہو جائے گا اور ایسا نہیں ہے کہ through out یہ کالج خالی رہتے ہیں۔ یہاں پر اسامیاں اس لئے خالی رہتی ہیں کہ وہ transfer کروا کر چلے جاتے ہیں اور ہمیں اُن خالی جگہوں کو CTIs کے ذریعے پُر کرنا پڑتا ہے۔ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی prime اور most important policy ہے جس پر گورنمنٹ خاصی vigilant بھی ہے اس کے لئے

کوششیں بھی کی جا رہی ہیں، ہر سال اس کے بجٹ میں اضافہ بھی کیا جا رہا ہے اور جتنی missing facilities سکول سائیڈ اور کالج سائیڈ میں ہیں اُن کو بھی پورا کیا جا رہا ہے اور آہستہ آہستہ بجٹ بھی بڑھایا جا رہا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!۔۔۔

MR SPEAKER: No, no, please have your seat.

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس کا جواب 23۔ مئی کو آیا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں۔ میری بات سنیں۔ شاہ صاحب! ان کے سوال کا جواب انہوں نے مکمل طور پر دے دیا ہے۔

جناب محمد صدیق خان: آپ گورنمنٹ کو defend کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، کس کی مرضی پر کر رہا ہوں؟ میں تو اپنی مرضی یہاں کروں گا، کسی کی مرضی پر میں نہیں چلتا۔ آپ کی مہربانی۔ میں قانون اور قاعدے کے مطابق چلتا ہوں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! معزز ممبر نے کہا ہے کہ آپ گورنمنٹ کو defend کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ تو ہمیشہ یہی کہیں گے، یہ بات آپ کے ذہن سے نکلی ہے، انشاء اللہ تعالیٰ نکلے گی اور نہ میں نکالنا چاہتا ہوں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! بات کڑوی ہی سہی آپ حکومت کو defend کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: بیٹھیں۔ Please have your seat. Question Hour is over now.

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع اوکاڑہ: ڈگری کالجز کو فنڈز کی فراہمی و استعمال کی تفصیلات

*1544: ملک تیمور مسعود: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حویلی لکھا اور بصیر پور ضلع اوکاڑہ کے ڈگری کالجز (بوائز/گرلز) کو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کتنے کتنے فنڈز جاری کئے گئے اور یہ فنڈز کن کن مدات میں کتنے کتنے استعمال ہوئے ان کی تفصیل و آڈٹ رپورٹس سے آگاہ کریں؟

(ب) کیا یہ فنڈز عمارات کی توسیع میں بھی استعمال ہوئے؟

(ج) کیا ان کالجز کو کھیلوں اور ٹورنامنٹس کے انعقاد کے لئے بھی فنڈز دیئے گئے۔ ان کالجز نے گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کتنے ٹورنامنٹس کروائے اور اس پر کل کتنے اخراجات ہوئے، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) حویلی لکھا اور بصیر پور ضلع اوکاڑہ کے ڈگری کالجز میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران بجٹ اور اخراجات کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔ ہر سال کے لئے کالج وار مدات میں تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ آڈٹ رپورٹس اور متعلقہ دستاویزات ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) پچھلے پانچ سالوں میں کالج کو ترقیاتی بجٹ فراہم نہیں ہوئے لہذا کالج کی عمارت کی توسیع پر کوئی رقم خرچ نہیں کی گئی۔

(ج) مذکورہ چار کالجز کو اس دورانیہ میں کھیلوں کی مد میں کوئی فنڈز نہ ملے ہیں۔ تاہم ان کالجز نے اپنے ذرائع سے مختلف ٹورنامنٹس کروائے ہیں جن کی تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: پی پی۔144 میں گرلز اور بوائز کالجز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2270: باؤ اختر علی: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی۔144 لاہور میں لڑکوں اور لڑکیوں کے کتنے کالج ہیں؟
(ب) ان میں تعینات عملے کی تفصیلات بیان کریں؟
(ج) ان کالجوں میں کون کون سے گریڈ کی اساتذہ و دیگر اسامیاں خالی ہیں؟
(د) حکومت ان اسامیوں کو کب تک پُر کرے گی؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) حلقہ پی پی۔144 لاہور میں کل چار عدد کالج ہیں جن میں دو عدد گرلز اور دو عدد بوائز کالج موجود ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام گرلز کالج

1۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین باغبانپورہ لاہور
2۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین کوٹ خواجہ سعید لاہور

نام بوائز کالج

1۔ گورنمنٹ شالامار کالج باغبانپورہ لاہور
2۔ گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس باغبانپورہ لاہور

(ب) ان گورنمنٹ کالجوں میں تعینات سٹاف کی تفصیل (Annexure –A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ گورنمنٹ کالجوں میں تمام گریڈ کی خالی اسامیوں جن میں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف اور کلاس۔IV سٹاف بھی شامل ہے۔ ان کی تفصیل (Annexure–B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جہاں تک ٹیچنگ سٹاف کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا تعلق ہے تو ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ آف پنجاب بھرتی کا عمل پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے مکمل کرتا ہے۔ تاہم ان خالی اسامیوں کی جگہ عارضی طور پر CTIs بھرتی کر لئے گئے ہیں تاکہ بچوں کی تعلیم کا حرج نہ ہو۔

پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے جاری کی گئی پی ایچ ڈی کی ڈگریوں کی تفصیلات

*2279: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

پنجاب یونیورسٹی نے سال 2011 میں کل کتنے افراد کو کن کن مضامین میں پی ایچ ڈی کی ڈگریاں جاری کیں، خواتین اور مردوں کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

مطلوبہ اطلاع حسب ذیل ہے:

سال	2011
مرد پی ایچ ڈی سکالر	87
عورتیں پی ایچ ڈی سکالر	48
کل تعداد	135

ضلع شیخوپورہ: گورنمنٹ ڈگری کالج میں اساتذہ کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2295: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج تحصیل شرقپور ضلع شیخوپورہ میں کل کتنے اساتذہ ہیں نام مع عہدہ بتایا جائے؟

(ب) مذکورہ کالج میں سال 2012 میں ایف ایس سی، آئی سی ایس اور ایف اے میں کتنے کتنے طالب علم داخل ہوئے؟

(ج) مذکورہ عرصہ میں ایف ایس سی اور آئی سی ایس میں کتنے طالب علم پاس ہوئے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس پسماندہ علاقہ کے مذکورہ کالج میں تعلیم کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے کوئی مثبت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) کالج میں کل اساتذہ کی تعداد پچیس ہے جن کے نام اور عہدہ درج ذیل ہیں:

1- ڈاکٹر اعجاز احمد، ندیم پرنسپل
2- عبدالوحید شیخ، اسسٹنٹ پروفیسر
3- محمد ظفراللہ بھٹی، اسسٹنٹ پروفیسر
4- فاروق جاوید خان، اسسٹنٹ پروفیسر
5- ملک محمد یوسف، اسسٹنٹ پروفیسر
6- ملک سجاد علی، اسسٹنٹ پروفیسر
7- احسن ہارون کرامت، اسسٹنٹ پروفیسر
8- فقیر علی، لیکچرار
9- محمد عرفان، لیکچرار
10- محمودالرحمان، لیکچرار
11- جاوید اقبال، لیکچرار
12- شبیر احمد، لیکچرار
13- حافظ سعید اکبر، لیکچرار
14- کاشف احمد، لیکچرار
15- محمد شاہد حسن، لیکچرار
16- زاہد حسین بھٹی، لیکچرار
17- شاہد اقبال، لیکچرار
18- شیراز قیوم، لیکچرار
19- حمد اعظم مغل، لیکچرار
20- محمد یعقوب، لیکچرار
21- فخر الہیٰ، لیکچرار
22- محمد نعمان نذر، لیکچرار
23- رضوان نذیر، لیکچرار
24- عاطف بٹ، لیکچرار

25۔ خالد محمود، لیکچرار

(ب) سال2012 میں کالج ہذا میں ایف ایس سی میں9 طالب علم، آئی سی ایس میں 4 طالب علم اور ایف اے میں119 طالب علم داخل ہوئے۔

(ج) ایف ایس سی میڈیکل ایک طالب علم نے امتحان دیا اور ایک ہی پاس ہوا100 فیصد رزلٹ آیا، ایف ایس سی پری انجینئرنگ میں8 طالب علموں نے امتحان دیا اور 7 طالب علم پاس ہوئے۔ 87.5 فیصد رزلٹ آیا اور آئی سی ایس میں 2 طالب علموں نے امتحان دیا اور 2 ہی پاس ہوئے 100 فیصد رزلٹ آیا۔

(د) حکومت اس پسماندہ علاقہ میں تعلیم کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے بھرپور اقدامات اٹھا رہی ہے۔ کالج میں مستقل پرنسپل کی تعیناتی، اساتذہ کی خالی اسامیوں کو پُر کرنا اور انتظامی امور کو بہتر بنانا جیسے اقدامات شامل ہیں اور ان اقدامات کے مثبت نتائج اس طرح سامنے آئے ہیں کہ سال2013 میں اس کالج میں F.Sc میں60 طالب علم ICS میں41 طالب علم اور F.A میں206 طالب علم داخل ہوئے۔

پنجاب یونیورسٹی میں پی ایچ ڈی اساتذہ کی ترقیوں کی تفصیلات

*2312: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب یونیورسٹی کے کل کتنے اساتذہ پی ایچ ڈی کی ڈگری رکھنے کے باوجود ترقی سے محروم ہیں؟

(ب) سال2011 کے دوران کتنے پی ایچ ڈی کے حامل لیکچرار کو ترقیاں دی گئیں، جن لیکچرار کو ترقیاں دی گئیں ان کے ناموں کی فہرست سے اس ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب یونیورسٹی میں اسسٹنٹ پروفیسرز کو قانونی حق رکھنے کے باوجود ترقیاں نہیں دی جا رہی ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پنجاب یونیورسٹی میں تمام اساتذہ جو پی ایچ ڈی کی ڈگری رکھتے ہیں ان کو ایڈہاک اسسٹنٹ پروفیسر کی ترقی دے دی گئی ہے۔

(ب) سال2011 کے دوران22 پی ایچ ڈی کی ڈگری کے حامل لیکچرارز کو ترقیاں دی گئیں جن کے ناموں کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پنجاب یونیورسٹی میں تمام اساتذہ کو قانون کے مطابق ترقیاں دی جاتی ہیں۔

پنجاب یونیورسٹی میں ڈینز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2415: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب یونیورسٹی میں فیکلٹیز کے کتنے Deans ہیں۔ کتنے ڈینز کے پاس dual charge ہے؟

(ب) کیا یونیورسٹی کیلنڈر کے مطابق ہر Dean کا متعلقہ فیکلٹی سے تعلق ہونا ضروری ہے؟

(ج) پنجاب یونیورسٹی کے چیئرمین / ڈائریکٹرز کی پوسٹوں پر فائز پروفیسرز نے 2012-13 میں کتنا معاوضہ / مراعات الاؤنسز اور اعزازیہ اپنی اصل تنخواہ کے علاوہ وصول کیا اور کیا اس معاوضے کی اجازت یونیورسٹی کے مجاز اداروں سے حاصل کی گئی تھی؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ یونیورسٹی کے بعض پروفیسر مختلف ذمہ داریوں کے الگ الگ بیک وقت معاوضے وصول کر رہے ہیں؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب یونیورسٹی میں self finance کی بنیاد پر حاصل ہونے والی رقم سے ایک بڑی رقم وائس چانسلر اور رجسٹرار کو بھی ادا کی جاتی ہے۔ اگر درست ہے تو موجودہ وائس چانسلر اور رجسٹرار کو گزشتہ پانچ سال کے دوران کتنی رقم ادا کی گئی، مکمل تفصیلات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پنجاب یونیورسٹی میں اس وقت فیکلٹیز کے 13 ڈین صاحبان ہیں اور درج ذیل کے پاس dual charge ہے:

I۔ پروفیسر ڈاکٹر لیاقت علی (ریگولر ڈین) فیکلٹی آف کامرس

II۔ پروفیسر ڈاکٹر لیاقت علی (ایکٹنگ ڈین) فیکلٹی آف فارمیسی

III۔ پروفیسر ڈاکٹر لیاقت علی (انچارج ڈین) فیکلٹی آف لاء

فیکلٹی آف کامرس کا تین سینئر موسٹ پروفیسروں کا پینل کیس HED میں جناب چیف منسٹر صاحب کی سفارشات برائے تعیناتی دفتر گورنر / چانسلر زیر کارروائی ہے۔ امید ہے جلد ہی تعیناتی ہو جائے گی۔ فیکلٹی آف لاء میں کوئی پروفیسر نہیں۔ پنجاب یونیورسٹی ایکٹ 1973 Clause 2 of Statutes 2 of the Schedule to the

University of the Punjab کے مطابق دوسری فیکلٹی کے پروفیسر کو چارج دیا جا سکتا ہے۔ یہ عارضی (stop gap) انتظام ہے۔ اگر ایسا نہ کیا جائے تو شعبوں کے عملے کی تنخواہوں کی ادائیگی اور دوسرے روٹین کے امور بھی رک سکتے ہیں۔

(ب) پنجاب یونیورسٹی کے کیلنڈر statutes(2)2 آرڈیننس نمبر viii آف 1981 کے تحت Dean کی تعیناتی کے لئے متعلقہ فیکلٹی سے ہونا ضروری ہے۔ اگر متعلقہ فیکلٹی میں کوئی پروفیسر نہ ہو تو پھر عارضی طور پر دوسری فیکلٹی سے پروفیسر کی بطور Dean تعیناتی کی جاتی ہے جب تک اس فیکلٹی میں کسی پروفیسر کی تعیناتی نہ ہو جائے۔

(ج) پنجاب یونیورسٹی کے پروفیسرز جو چیئرمین یا ڈائریکٹر کی اضافی ذمہ داری نبھا رہے ہیں۔ ان پروفیسرز کو 2012-02-13 میں 1385778 روپے کی ادائیگی سربراہی اعزازیہ کی مد میں دی گئی ہے۔ یہ اعزازیہ ہر ماہ 2500 روپے فی کس کے حساب سے ادا کیا جاتا ہے۔ سربراہی کا یہ اعزازیہ یونیورسٹی کی سنڈیکیٹ نے بجٹ میں منظور کیا ہے۔

(د) جی ہاں! جو پروفیسرز ایک سے زائد ذمہ داریوں پر فائز ہیں وہ ہر ذمہ داری کا اعزازیہ وصول کرتے ہیں۔

(ہ) پنجاب یونیورسٹی میں self finance کی بنیاد پر داخلے 2009 سے ختم کر دیئے گئے ہیں اس لئے موجودہ وائس چانسلر کو تنخواہ کے علاوہ کوئی ادائیگی نہیں کی گئی۔

پنجاب یونیورسٹی میں انتظامی افسران کی تقرری ودیگر تفصیلات

*2418: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب یونیورسٹی سنڈیکیٹ نے ڈاکٹر ماجد نعیم کو لاکھوں روپے غبن کے الزام میں فروری 2003 میں ذاتی شنوائی کا موقع دینے کے بعد ملازمت سے برطرف کر دیا تھا؟

(ب) کیا ملزم سے کوئی رقم recover کی گئی، اگر جواب ناں میں ہے تو اس کی وجوہات اور اب تک جو کوششیں کی گئیں، اس کی تفصیل سے مطلع فرمائیں؟

(ج) پنجاب یونیورسٹی میں گریڈ 18 یا اس سے اوپر کے کتنے انتظامی افسران کی تقرری جناب وائس چانسلر نے 15(3) اور 15(4) کے تحت چھ ماہ کے لئے کی، یہ افسران مجموعی طور پر کتنے عرصہ

سے یونیورسٹی کے ملازم ہیں اور کتنی مرتبہ ان کی چھ ماہ گزر جانے کے بعد دوبارہ تقرری کی گئی، مستقل تقرری کے لئے یہ posts سلیکشن بورڈ کے حوالے کیوں نہیں کی جاتیں؟

(د) پنجاب یونیورسٹی میں پرو وائس چانسلر کا عہدہ کتنے عرصہ سے خالی ہے، اس کو مسلسل خالی رکھنے کی کیا وجوہات ہیں؟

(ہ) پنجاب یونیورسٹی کے پرو چانسلر (صوبائی وزیر تعلیم) نے یونیورسٹی کے مختلف اداروں اور شعبہ جات کے گزشتہ چار سال میں کتنے دورے کئے اور جناب چانسلر نے کتنے کئے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) وائس چانسلر جنرل ارشد محمود صاحب نے ہی انہیں 2001-01-18 کو بھرتی کیا تھا اور بدعنوانی کی شکایت پر بدعنوانی کے الزام کی تحقیق کے لئے کمیٹی مقرر کی تھی۔ انہوں نے باقاعدہ انکوائری کی تھی۔ اسے باقاعدہ عدالت نے مقدمے کے بعد قید کی سزا دی ہے۔

(ب) ڈاکٹر ماجد نعیم سے قومی احتساب بیورو کے ذریعے اب تک 2098387 روپے تین اقساط میں وصول کئے جا چکے ہیں۔

(ج) جناب وائس چانسلر نے صرف چند انتظامی افسروں کی تقرری 15(3) کے تحت کی ہے۔ تقرری کی فوری اطلاع پرو چانسلر صاحب کو دینا لازم ہے اور اس کی منظوری پینتالیس دن کے اندر یونیورسٹی سنڈیکیٹ سے بھی لی جانی ضروری ہے۔ ان پوسٹوں پر مستقل تقرری کرنے کے لئے عنقریب خالی اسامیوں کو مشتہر کیا جا رہا ہے۔ محکمہ تعلیم 18 ترمیم کے بعد یونیورسٹیوں میں امور کے لئے قانون سازی کے لئے مشاورت کر رہا ہے۔ ان اسامیوں کی تعیناتی کے اختیار کے بارے میں مشاورت زیر عمل ہے۔

(د) جامعہ ہذا میں جناب پرو وائس چانسلر صاحب کا عہدہ 2011-01-09 سے خالی ہے۔ تیرہ مختلف فیکلٹی کے ڈین صاحبان جناب وائس چانسلر صاحب کی معاونت کر رہے ہیں پینل کے تین سینئر موسٹ اساتذہ میں سے ایک کے خلاف انکوائری زیر عمل ہے ایک استاد بڑے مشاہرے پر پرائیویٹ یونیورسٹی میں خدمت سرانجام دے رہے ہیں اس لئے پرو وائس چانسلر کی تقرری کی ضرورت پیش نہیں آئی۔

(ہ) پنجاب یونیورسٹی کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ پچھلے چار سالوں میں پنجاب یونیورسٹی کے چانسلر صاحب نے ایک مرتبہ اور پرو چانسلر صاحب نے 10 مرتبہ جامعہ پنجاب کا دورہ کیا۔

ملتان: گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین میں اساتذہ کی خالی اسامیاں ودیگر تفصیلات

*2656: جناب جاوید اختر: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین چونگی نمبر 14 ملتان میں اس وقت کل کتنی طالبات تعلیم حاصل کر رہی ہیں؟

(ب) اس کالج میں کون کون سے شعبہ جات کی تعلیم دی جارہی ہے ان شعبہ جات کے نام سے آگاہ کریں؟

(ج) کتنے شعبہ جات کے پروفیسرز ایسوسی ایٹ، لیکچرار کب سے نہ ہیں؟

(د) ان شعبہ جات میں کب تک اساتذہ کی تعیناتیاں کر دی جائیں گی، تاریخ و سال سے آگاہ فرمائیں؟

(ہ) کیا اس کالج میں زوالوجی، اسلامیات، ایجوکیشن، سائیکالوجی کی اسامیاں ہیں اگر نہیں تو حکومت ان مضامین کی اسامیاں منظور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین چونگی نمبر 14 ملتان میں سیشن 15-2013 میں کل 1715 طالبات زیر تعلیم ہیں۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس کالج میں مندرجہ ذیل شعبہ جات کی تعلیم دی جارہی ہے:

انگلش، اردو، اسلامیات لازمی، مطالعہ پاکستان، سوکس، میتھ، پولیٹیکل سائنس، شماریات، لائبریری سائنس، ہسٹری، ایجوکیشن، عربی، سرائیکی، باٹنی، زوالوجی، کیمسٹری، فزکس، بیالوجی، فزیکل ایجوکیشن، اسلامیات اختیاری، کمپیوٹر سائنس

(ج) ادارہ ہذا میں 1715 طالبات کے لئے انگلش کی صرف ایک لیکچرار ہے جبکہ مزید چار لیکچرارز کی منظوری درکار ہے۔ ادارہ ہذا میں زوالوجی کی منظور شدہ پوسٹ نہ ہے جبکہ

I) یہ مضمون بی ایس سی میں پری میڈیکل گروپ میں لازم و ملزوم ہے۔

II) کمپیوٹر سائنس میں 429 طالبات زیر تعلیم ہیں لیکن اس مضمون میں ایک بھی لیکچرار کی سیٹ منظور نہ ہے۔ دو اساتذہ درکار ہیں۔

III) لائبریری سائنس میں کل 63 طالبات زیر تعلیم ہیں لیکن مورخہ 31-8-2013 سے بوجہ ٹرانسفر اسامی خالی ہے اور اس پر لائبریرین کی تعیناتی ہونی چاہئے۔

کالج ہذا میں اٹھارہ سال کا عرصہ گزرنے کے باوجود تاحال بہت سے اہم مضامین میں تدریس جاری نہیں کروائی جا سکی۔ مثال کے طور پر سائیکالوجی، فائن آرٹس، ہوم اکنامکس، پنجابی، سوشیالوجی وغیرہ میں مندرجہ بالا مضامین کی نئی S.N.E پوسٹ کی منظوری درکار ہے۔

(د) شعبہ ہائر ایجوکیشن کا پروموشن کا ایک خاص طریق کار ہے۔ پروموشن کے بعد اس کالج میں اساتذہ کی تعیناتی کر دی جائے گی۔

(ہ) کالج ہذا میں زوالوجی کی کوئی اسامی منظور شدہ نہ ہے۔

I) منظوری درکار ہے۔

II) 1715 طالبات کے لئے اسلامیات کی دو اساتذہ ہیں مزید دو اساتذہ کی منظوری درکار ہے۔
ایجوکیشن کے مضمون میں 751 طالبات تعلیم حاصل کر رہی ہیں جبکہ صرف ایک لیکچرار کی اسامی ہے۔ مزید دو لیکچرار کی اسامیاں درکار ہیں۔

III) سائیکالوجی کی اسامی نہ ہونے کی وجہ سے یہ مضمون شروع ہی نہیں کروایا جا سکا۔

ملتان: گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین کا قیام واس کی عمارت کی خستہ حالی کی تفصیلات

*2657: جناب جاوید اختر: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین چونگی نمبر 14 ملتان کی عمارت کی تعمیر کب عمل میں آئی اور عمارت کی موجودہ صورتحال کیسی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ کالج کی عمارت انتہائی خستہ حال ہو چکی ہے؟

(ج) کیا حکومت اس عمارت کو از سر نو تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

(د) اس عمارت کی آخری دفعہ کب تزئین و آرائش، مرمت کی گئی اور اس پر کل کتنے اخراجات ہوئے، مدوار اخراجات سے آگاہ فرمائیں؟

(ہ) کیا حکومت اس کالج کی از سر نو تعمیر سے قبل اس کالج کو کسی دوسری عمارت میں منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین چونگی نمبر 14 کو مئی 1996 میں پرانا ٹی بی ہسپتال کی بلڈنگ میں شروع کیا گیا جو کہ کارپوریشن کے زیر انتظام تھا اور باہمی معاہدے کے تحت میونسپل کارپوریشن سے محکمہ ایجوکیشن کو مبلغ سو روپے ماہوار کرائے پر مئی 1996 سے اڑھائی سال کے لئے حاصل کیا گیا۔ بعد ازاں انہی شرائط پر اس معاہدے کو مزید پانچ سال کے لئے توسیع دی گئی۔ عمارت کا رقبہ 35 کنال 2 مرلہ اور 4 سکوائر فٹ ہے۔ گورنمنٹ آف پنجاب کی ہدایت کے مطابق پرنسپل کالج ہذا، ڈائریکٹر صاحبان اور ای ڈی اوز کی کوششوں سے یہ رقبہ کالج کے لئے محکمہ ریونیو سے بغیر کسی معاوضہ کے حاصل کر لیا گیا۔ یہ عمارت 1937 میں تعمیر ہوئی، کچھ بلاک سو سال پرانے بھی ہیں اور بعض دیواروں اور چھتوں میں دراڑیں بھی ہیں۔

(ب) عمارت کے سامنے کے چار بلاک قدرے بہتر ہیں جبکہ پچھلی طرف اور جنوبی دیوار کے ساتھ چار بلاک کافی خستہ حال ہیں۔

(ج) اس کالج کی عمارت کی تعمیر کا منصوبہ 105.861 ملین روپے کی لاگت سے منظور کر لیا گیا ہے اور اس منصوبہ کو اگلے مالی سال 15-2014 کی سالانہ ترقیاتی پروگرام میں بھی شامل کر لیا گیا ہے نیز اس منصوبہ پر کام کا آغاز اگلے مالی سال میں شروع کر دیا جائے گا۔

(د) اس عمارت کی مرمت مئی 1996 میں کی گئی اور اس پر تقریباً 12 لاکھ روپے ایڈمنسٹریٹر بلدیہ / ڈپٹی کمشنر ملتان نے خرچ کئے جس کے بعد یہ عمارت محکمہ اعلیٰ تعلیم کے حوالے کی گئی۔ تاہم محکمہ اعلیٰ تعلیم نے اس عمارت کی مرمت پر کوئی رقم خرچ نہیں کی۔

(ہ) کالج ہذا اندرون شہر کی کثیر آبادی کی تعلیمی ضروریات کو پورا کر رہا ہے۔ اسی عمارت کے جو بلاک بہتر حالت میں ہیں ان کی مرمت کر دی گئی ہے اور خستہ حال عمارت کو گرا کر دوبارہ تعمیر کیا جائے۔ کالج احاطے میں پندرہ کنال رقبہ خالی موجود ہے جس پر نئی عمارت کی تعمیر کی جائے گی۔ محکمہ اعلیٰ تعلیم اس کالج کو کسی اور عمارت میں منتقل کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا کیونکہ اس کی منتقلی سے اندرون شہر کی کثیر آبادی کو میسر تعلیمی سہولت ختم ہو جائے گی۔

لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی میں ڈینز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2677: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور میں فیکلٹیز کے کتنے ڈینز ہیں اور کتنے Deans کے پاس dual charge ہے؟

(ب) کیا یونیورسٹی کیلنڈر کے مطابق ہر Dean کا متعلقہ فیکلٹی سے تعلق ہونا ضروری ہے؟

(ج) لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی کے چیئرمین / ڈائریکٹرز کی پوسٹوں پر فائز پروفیسر ز نے 2012-13 میں کتنا معاوضہ / مراعات، الاؤنسز اور اعزازیہ اپنی اصل تنخواہ کے علاوہ وصول کیا اور کیا اس معاوضے کی اجازت یونیورسٹی کے مجاز اداروں سے حاصل کی گئی تھی؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ یونیورسٹی کے بعض پروفیسر مختلف ذمہ داریوں کے بیک وقت الگ الگ معاوضے وصول کر رہے ہیں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی میں self finance کی بنیاد پر حاصل ہونے والی رقم سے ایک بڑی رقم وائس چانسلر اور رجسٹرار کو بھی ادا کی جاتی ہے، اگر درست ہے تو موجودہ وائس چانسلر اور رجسٹرار کو ہر سال کتنی رقم ادا کی گئی، تفصیل درکار ہے اور اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور میں فیکلٹیز کے کل چار Deans/incharge ہیں، ان ڈینز / انچارج میں سے اکثر ریٹائر ہو چکے ہیں یا بطور Deans/incharge دو یا تین terms گزار چکے ہیں۔ نئے Deans/incharge کے لئے سفارشات ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو منظوری کے لئے بھجوادی گئی ہیں اور اس وقت جو فیکلٹیز کے انچارج ہیں ان کی تفصیل (Annexure(1 ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور میں Deans کی تعیناتی لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور کے First Statutes appended with the schedule of Amendment Act 2012 کے (Clause (2 میں دیئے گئے طریق کار کے مطابق ہوتی ہے۔ اس کی تفصیل (Annexure (II ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) نہیں۔

(د) نہیں۔

(ہ) لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور میں تمام کلاسز میں داخلے میرٹ کی بنیاد پر کئے جاتے ہیں۔Self Finance کی بنیاد پر کوئی داخلہ نہیں کیا جاتا ہے۔

لاہور: گورنمنٹ سائنس کالج وحدت روڈ میں پرنسپل کی بے قاعدگیوں کی تفصیلات

*2711: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ سائنس کالج وحدت روڈ لاہور میں حکومت پنجاب نے کتنی ٹرانسپورٹ مہیا کی ہوئی ہے، ان کے لئے ماہانہ کتنا fuel مہیا ہوتا ہے۔اس کا استعمال کن کاموں پر ہوتا ہے؟

(ب) کالج کے prospectus کی سرکاری فیس کیا ہے اور اس سال دوران داخلہ یہ کتنے روپوں میں فروخت کیا گیا ہے نیز اس کی چھپائی کی ادائیگی کمیٹی کی منظوری سے کی گئی ہے، اگر منظوری نہیں لی گئی تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پرنسپل صاحب تمام قواعد وضوابط کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اپنے من پسند افراد کی پرائیویٹ اکیڈمیوں کو کالج کے طلباء میں متعارف کروا رہے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ پرنسپل صاحب نے ایک پروفیسر کو کالج کی سکیورٹی کا انچارج بنایا ہوا ہے اور وہ موصوف کالج کے چوکیداروں سے کالج کی بجائے اپنی ذاتی اکیڈمی میں ان سے خدمات لیتا ہے؟

(ہ) اگر جزہائے کا جواب اثبات میں ہے تو محکمہ مذکورہ کالج کے پرنسپل کی مذکورہ بے قاعدگیوں کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گزارش ہے کہ کالج ہذا میں دو بسیں اور ایک وین موجود ہے۔ سرکاری طور پر ہمیں ٹرانسپورٹ کے لئے کوئی fuel نہیں دیا جاتا۔ کالج میں داخلے کے وقت طلباء سے سالانہ ٹرانسپورٹ فنڈ کی مد میں جو پیسے لئے جاتے ہیں اسی سے کالج کی ٹرانسپورٹ کا گزارہ کیا جاتا ہے۔ دونوں بسیں طلباء وطالبات کو پک اینڈ ڈراپ کی سہولت دینے کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔ چونکہ کالج میں موجود پرنسپل کی رہائش گاہ میں ڈی پی آئی کالجز رہائش پذیر ہیں اس

لئے وین پرنسپل کو کالج لانے اور دیگر سرکاری امور انجام دینے کے لئے استعمال کی جاتی ہے اور پرنسپل اپنی تنخواہ میں ماہانہ کنوینس الاؤنس نہیں لے رہے ہیں۔

(ب) کالج ہذا کے پراسپیکٹس کی قیمت مبلغ تین سو روپے مقرر کی گئی تھی اور اس سال دوران داخلہ اتنے میں ہی فروخت کیا گیا تھا۔ مزید یہ کہ پراسپیکٹس کی چھپائی کی رقم کی ادائیگی کمیٹی کی باقاعدہ منظوری سے کی گئی تھی۔

(ج) اس میں کسی قسم کی کوئی سچائی نہیں ہے۔

(د) چونکہ کالج ہذا میں سکیورٹی انچارج کی کوئی پوسٹ نہیں ہے اس لئے سکیورٹی کے انچارج کی ذمہ داری ہمیشہ سے پروفیسرز کے پاس ہی رہی ہے تاکہ کالج میں بہتر نظم و ضبط اور امن وامان کی صورتحال کو یقینی بنایا جا سکے۔ تمام چوکیدار اپنی اپنی مقررہ ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں لہذا کسی بھی چوکیدار کو کالج کی ڈیوٹی کی بجائے ذاتی خدمت کے لئے استعمال کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔

(ہ) مذکورہ سوالات کے جوابات سے کہیں بھی بے ضابطگی ظاہر نہ ہے۔

لاہور: فزیکل ایجوکیشن ڈپلومہ ہولڈرز کو فزیکل ٹیچر بھرتی نہ کرنے کی وجوہات و دیگر تفصیلات

*2766: میاں محمود الرشید: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ کالج گلبرگ اور گورنمنٹ کالج فار وومن ٹاؤن شپ لاہور سے فزیکل ایجوکیشن کا ایک سالہ ڈپلومہ کروایا جا رہا ہے جس پر طالب علموں کا لاکھوں روپے خرچہ آتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ 2009 اور 2010 میں جتنے بھی فزیکل ٹیچر سرکاری سکولوں میں بھرتی کئے گئے، اسی ڈپلومے پر بھرتی کئے گئے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ 2013 کی پالیسی کے مطابق مڈل سکول میں بھی فزیکل ٹیچر کی سیٹ پر ایم اے فزیکل ایجوکیشن کی شرط رکھ دی گئی ہے؟

(د) مذکورہ بالا کی روشنی میں یہ واضح ہے کہ فزیکل ایجوکیشن کے ڈپلومہ ہولڈر لوگ فزیکل ٹیچر کی سیٹ پر اپلائی نہیں کر سکتے اگر یہ درست ہے تو طالب علموں کو یہ ڈپلومہ کیوں کروایا جا رہا ہے

جبکہ اس وقت بھی گورنمنٹ کالج گلبرگ لاہور اور گورنمنٹ کالج فار وومن ٹاؤن شپ میں فزیکل ایجوکیشن ڈپلومہ کلاس کے داخلے جاری ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانامشہود احمد خان):

(الف) یہ درست ہے کہ مذکورہ کالجز میں ایک سالہ ڈپلومہ ان فزیکل ایجوکیشن میں کروایا جارہا ہے جس پر رہائشی اور کھانے کے اخراجات کے علاوہ کل سرکاری فیس گورنمنٹ کالج گلبرگ فار بوائز -/5662روپے اور گورنمنٹ کالج فار وومن ٹاؤن شپ لاہور کی -/4624روپے وصولی کی جاتی ہے۔

(ب) درست ہے کہ 2009اور 2010 میں جتنے بھی فزیکل ٹیچر سرکاری سکولوں میں بھرتی کئے جانے والے پی ای ٹی حضرات کی بنیادی تعلیم ڈپلومہ ان فزیکل ایجوکیشن ہی ہوا کرتی تھی۔

(ج) جی ہاں!یہ درست ہے کہ 2013 میں فزیکل ایجوکیشن اساتذہ کی بھرتی کے اشتہار میں under Graduate ڈپلومہ ان فزیکل ایجوکیشن کی بجائے ایم اے فزیکل ایجوکیشن اور ایم ایس سی، سپورٹس سائنسز بنیادی تعلیم رکھی گئی ہے۔

(د) یہ درست تھا کہ فزیکل ایجوکیشن ٹیچر کی اسامیوں کے لئے فزیکل ایجوکیشن ڈپلومہ ہولڈرز درخواست دینے کے اہل نہیں ہیں چونکہ نئے سروس رولز کے تحت فزیکل ایجوکیشن ٹیچر کی بھرتی کے لئے ایم اے فزیکل ایجوکیشن کا امتحان پاس کرنا ضروری ہے۔

یہ درست ہے کہ گورنمنٹ کالج فار بوائز گلبرگ لاہور اور گورنمنٹ کالج برائے خواتین ٹاؤن شپ لاہور میں فزیکل ایجوکیشن کا ڈپلومہ کروایا جارہا ہے اس لئے کہ گورنمنٹ نے تاحال ڈپلومہ کروانے پر پابندی عائد کی ہے اور نہ ہی کوئی نوٹیفکیشن جاری ہوا ہے۔

فیصل آباد: جی سی یونیورسٹی کے شعبہ فائن آرٹس میں طلباء کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2807: جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جی سی یونیورسٹی فیصل آباد کے شعبہ فائن آرٹس میں Painting اور Graphic Design میں طلباء کی کل تعداد کتنی ہے، طلباء کی الگ الگ تعداد سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) متذکرہ بالا شعبہ فائن آرٹس میں painting کے subject اور Graphic Designing کے Subject کے لئے اساتذہ کی کل تعداد کتنی ہے دونوں سبجیکٹ کی الگ الگ تفصیل بیان کی جائے نیز کتنے اساتذہ contract پر ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ فائن آرٹس میں جن سبجیکٹ کے لئے اساتذہ کی انتہائی ضرورت ہوتی ہے وہ تو بھرتی نہیں کئے جاتے اور جن سبجیکٹ کے لئے اساتذہ کی ضرورت نہیں ہوتی، ان میں بھرتی کیا جاتا؟

(د) اگر جز(ج) کے سوال کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت غیر قانونی عمل کو روکنے کا ارادہ رکھتی ہے اور صرف انہی سبجیکٹ کے لئے اساتذہ بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جن کی طلباء کو بہت ضرورت ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف)

شعبہ پینٹنگ میں کل طلباء وطالبات:	29
شعبہ گرافک ڈیزائن میں کل طلباء وطالبات:	47

(ب)

شعبہ پینٹنگ میں کل ٹیچر:	8
کنٹریکٹ:2، مستقل:6، مزید ضرورت:	کوئی نہیں
شعبہ گرافک: ڈیزائن میں کل ٹیچر:	3
کنٹریکٹ:	1، مستقل:2، سٹڈی لیو:2، مزید ضرورت:2

(ج) یونیورسٹی قانون ہذا، میرٹ اور سیٹوں کی availability اور جہاں ضرورت ہو، کو مدنظر رکھتے ہوئے بھرتیاں کرتی ہے۔

(د) اس کے جواب کی ضرورت نہیں ہے۔

لاہور: گورنمنٹ کالج برائے خواتین باغبانپورہ میں اساتذہ کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2858: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ کالج برائے خواتین باغبانپورہ لاہور میں موجودہ پرنسپل کتنے عرصہ سے تعینات ہیں؟

(ب) مذکورہ کالج میں پروفیسرز، لیکچرارز کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں اور کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں ان اسامیوں کو پُر کیوں نہیں کیا جا رہا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ کالج میں پروفیسر، لیکچرارز عموماً ڈیوٹی پر تاخیر سے حاضر ہوتیں ہیں جس کی وجہ سے طالبات اکثر پیریڈ پڑھنے سے محروم ہو جاتی ہیں؟

(د) مذکورہ مسئلہ کے حل کے لئے متعلقہ انتظامیہ کوئی مثبت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گورنمنٹ کالج برائے خواتین باغبانپورہ لاہور کی موجودہ پرنسپل صاحبہ 4۔اپریل 2012 سے اس عہدہ پر تعینات ہیں۔

(ب) گورنمنٹ کالج برائے خواتین باغبانپورہ لاہور میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد درج ذیل ہے۔

1۔	پروفیسرز:	03
2۔	ایسوسی ایٹ پروفیسرز:	20
3۔	اسسٹنٹ پروفیسر:	26
4۔	لیکچرار:	34

(ج) کالج ہذا میں پروفیسر، لیکچرارز اپنے ٹائم ٹیبل کے مطابق کلاسز لیتے ہیں۔ ٹائم ٹیبل ڈائریکٹریٹ سے منظوری کے بعد لاگو کیا گیا ہے۔ انتظامیہ نے اس بات کو یقینی بنانے کے لئے ڈیلی ڈیوٹی پر سٹاف ممبران کو مامور کیا جاتا ہے۔ جو ٹائم ٹیبل کے مطابق کلاسز چیک کرتے ہیں۔ پرنسپل صاحبہ اور وائس پرنسپل صاحبہ خود بھی وقتاً فوقتاً راؤنڈ لیتی اور ٹائم ٹیبل کے مطابق کلاسز کو یقینی بناتی ہیں۔ نیز محکمہ کی جانب سے بھی ٹائم ٹیبل پر عملدرآمد کی چیکنگ کے لئے مجاز افسران visit کرتے رہتے ہیں۔

(د) فی الحال ایسا کوئی مسئلہ کالج انتظامیہ کے نوٹس میں نہیں آیا جس پر کوئی قدم اٹھانے کی ضرورت محسوس کی جاتی۔

لاہور: گورنمنٹ کالج برائے خواتین باغبانپورہ کو بجٹ کی فراہمی واستعمال کی تفصیلات

*2859: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ کالج برائے خواتین باغبانپورہ لاہور کو 12۔2011اور 13۔2012 میں کتنا فنڈ دیا گیا نیز یہ فنڈ کالج کے کن کن ترقیاتی کاموں پر خرچ کیا گیا۔کام وار تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) مذکورہ کالج کو فیس کی مد میں 12۔2011اور 13۔2012 میں کتنی آمدنی ہوئی، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گورنمنٹ کالج برائے خواتین باغبانپورہ لاہور کو 12۔2011اور 13۔2012 میں کوئی ترقیاتی فنڈ فراہم نہیں کئے گئے۔تاہم مرمت کی سالانہ گرانٹ کی مد میں بلڈنگ کی مد میں بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ نے مذکورہ کالج کے ترقیاتی کاموں کے لئے 12۔2011 میں 160,800/۔روپے خرچ کئے اور 13۔2012 میں 2,955,000/۔روپے خرچ ہوئے تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	کام کی تفصیل
1	10عدد سٹوڈنٹس واش رومز کی مرمت۔
2	پرنسپل آفس اور اس کے واش روم کی مرمت
3	کالج لائبریری اور فرنٹ برآمدے کی وائرنگ کی تصیح
4	تمام کالج کی چھتوں کی مرمت
5	2عدد مین ہول کی مرمت
6	کمرہ نمبر 5اور 6 کے سامنے برآمدے کی خستہ حال چھت تبدیل کی گئی۔
7	چاردیواری کی از سر نو تعمیر
8	سیوریج کے پانی والے کنویں کی نئی چھت ڈالی گئی۔
9	خراب برساتی نالے تعمیر کئے گئے
10	کھڑکیوں کے ٹوٹے ہوئے شیشے لگائے گئے۔
11	عمارت کی سفیدی

(ب) مذکورہ کالج کو فیس کی مد میں 12۔2011اور 13۔2012 میں ہونے والی آمدنی کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	کلاس	حاصل شدہ آمدنی
12۔2011	سال اول تا چہارم	2,112,120/۔روپے
13۔2012	سال اول تا چہارم	2,182,374/۔روپے

لاہور: گورنمنٹ کالج برائے خواتین باغبانپورہ کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*2860: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ کالج برائے خواتین باغبانپورہ لاہور کل کتنے رقبہ پر قائم ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ کالج کی عمارت ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے نیز کمروں کی چھتیں خراب ہو چکی ہیں جس کی وجہ سے بارشوں میں پانی کمروں میں آ جاتا ہے؟

(ج) مذکورہ کالج کا فرش سڑک کے فرش سے بہت نیچے ہے جس کی وجہ سے سڑک کا پانی کالج کی گراؤنڈ میں جمع ہو جاتا ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ کالج کی عمارت کو مرمت کرانے اور کالج کے فرش کو سڑک کے لیول سے اونچا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گورنمنٹ کالج برائے خواتین باغبانپورہ کا کل رقبہ 33 کنال 9 مرلے ہے۔

(ب) یہ بات درست نہ ہے کہ کالج کی عمارت ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور چھتیں خراب ہیں جس کی وجہ سے بارشوں کا پانی کمروں میں آ جاتا ہے تاہم پہلے کچھ چھتیں خراب ہو گئیں تھیں جن کو سالانہ مرمت کی گرانٹ کے تحت بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ سے مرمت کروالیا گیا ہے۔ چھتوں کی مرمت کے علاوہ مندرجہ ذیل ترقیاتی کام سال 12-2011 اور 13-2012 میں سالانہ مرمت کی گرانٹ سے مکمل کروائے گئے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	کام کی تفصیل
1	10 عدد سٹوڈنٹس واش رومز کی مرمت۔
2	پرنسپل آفس اور اس کے واش روم کی مرمت
3	کالج لائبریری اور فرنٹ برآمدے کی وائرنگ کی تصیح
4	تمام کالج کی چھتوں کی مرمت۔
5	2 عدد مین ہول کی مرمت
6	کمرہ نمبر 5 اور 6 کے سامنے برآمدے کی خستہ حال چھت تبدیل کی گئی۔
7	چار دیواری کی از سر نو تعمیر
8	سیوریج کے پانی والے کنویں کی نئی چھت ڈالی گئی۔
9	خراب برساتی نالے تعمیر کئے گئے
10	کھڑکیوں کے ٹوٹے ہوئے شیشے لگائے گئے۔
11	عمارت کی سفیدی

(ج) گورنمنٹ کالج برائے خواتین باغبانپورہ لاہور 1963 میں قائم ہوا تھا وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بیرونی سڑکوں / گلیوں کی سطح بلند ہوتی گئی جس کی وجہ سے بہت زیادہ بارش ہونے کی صورت میں پانی گیٹ کے راستے کالج کی گراؤنڈ تک آ جاتا ہے تاہم جب بھی اس قسم کی صورتحال پیدا ہو جائے تو پمپ کے ذریعے پانی باہر نکلوا دیا جاتا ہے۔

(د) جیسا کہ جز(ب) میں وضاحت کی کر دی گئی ہے کالج کی عمارت کی مرمت کروالی گئی ہے۔ تاہم فرش کی سطح بلند کرنے کے حوالے سے یہ عرض ہے کہ بارش کا پانی گیٹ کے راستے سے کالج میں داخل ہوتا ہے لہذا کالج انتظامیہ مین گیٹ کی سطح کو بلند کروانے کا انتظام کر رہی ہے تاکہ اس معاملہ کو حل کیا جاسکے۔

ننکانہ صاحب: بوائز / گرلز ڈگری کالجز کا اجراء و دیگر تفصیلات

*3061: **ملک ذوالقرنین ڈوگر:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ننکانہ صاحب میں بوائز / گرلز ڈگری کالج کا اجراء کب ہوا اور ان کالجز میں بننے والے بی ایس سی بلاکس کب اور کتنی لاگت سے مکمل ہوئے ؟

(ب) محکمہ تعلیم مذکورہ کالج میں بی ایس سی کی کلاسز کا اجراء کب تک کرنے کا ارادہ رکھتا ہے جبکہ بی ایس سی کی کلاسز کے لئے تعمیر کردہ بلڈنگز دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے خراب ہو رہی ہیں ؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گورنمنٹ گرونانک ڈگری کالج ننکانہ صاحب اور گورنمنٹ گرونانک ڈگری کالج برائے خواتین ننکانہ صاحب کا اجراء 1964 میں ہوا گورنمنٹ گرونانک ڈگری کالج برائے خواتین ننکانہ صاحب کو 1992 میں بوائز کالج سے الگ کر دیا گیا۔ صرف گرلز کالج ننکانہ صاحب میں B.Sc بلاک کی تعمیر 2006 میں شروع ہوئی اور جس کی کل لاگت 28.780 ملین روپے تھی تاہم مذکورہ عمارت سال 2012 میں محکمہ تعلیم کے حوالے کی گئی۔

(ب) مورخہ 14-01-25 کو پنجاب یونیورسٹی کی الحاق کمیٹی نے B.Sc کلاسز کے اجراء کے سلسلہ میں گورنمنٹ گرونانک ڈگری کالج برائے خواتین ننکانہ صاحب کا دورہ کیا۔ کالج ہذا میں B.Sc کلاسز کا اجراء اگلے تعلیمی سال (ستمبر 2014) سے شروع ہونے کی توقع ہے۔

گورنمنٹ گرونانک پوسٹ گریجویٹ کالج فار بوائز ننکانہ صاحب میں B.Sc بلاک نہ ہے اور B.Sc کلاسز کے اجراء کے سلسلہ میں feasibility پر کام جاری ہے چونکہ محکمہ تعمیرات نے B.Sc گورنمنٹ گرونانک ڈگری کالج برائے خواتین ننکانہ صاحب کی عمارت کو سال 2012 میں محکمہ تعلیم کے حوالے کیا اب اس بلاک میں کچھ کلاسز ہو رہی ہیں اور اس کی مناسب دیکھ بھال ہو رہی ہے اس کے علاوہ اس بلاک کی M&R گرانٹ سے ضروری مرمت کے لئے بھی کام کا آغاز کر دیا گیا ہے تاہم یہ کام B.Sc کی کلاسز کے اجراء میں رکاوٹ نہ ہے۔

لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور میں ڈائریکٹر ایڈمن کے تحت کام کرنے والے ملازمین و دیگر تفصیلات

*3168: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور میں ڈائریکٹر (ایڈمن) کے تحت کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں، ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور ڈومیسائل کی تفصیل بتائیں؟

(ب) ڈائریکٹر ایڈمن سمیت گریڈ 16 تک کے ملازمین کی بھرتی کب ہوئی تھی اور ان کی بھرتی کے لئے کیا طریق کار اپنایا گیا تھا؟

(ج) کیا ان ملازمین کی بھرتی باقاعدہ قانون کے مطابق ہوئی ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ ڈائریکٹر ایڈمن کے خلاف اپنے اختیارات سے تجاوز کرنے کی شکایات زیر غور ہیں اگر ہاں تو کتنی شکایات ہیں اور یہ شکایات کب کس نے کی تھیں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کے خلاف اپنے عزیز و اقارب کو غیر قانونی طریق کار کے تحت اسی ادارے میں بھرتی کرنے کی شکایات بھی ہیں؟

(و) کیا حکومت اس کے خلاف ایف آئی اے یا دیگر کسی غیر جانبدار ادارے سے تحقیقات کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور میں ڈائریکٹر (ایڈمن) کے تحت کام کرنے والے ملازمین کی تعداد ہے =452

(2) ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)

(1) لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور میں ڈائریکٹر (ایڈمن) کی تعیناتی بذریعہ سنڈیکیٹ مورخہ 2013-09-25 کو ہوئی۔

(2) ڈائریکٹر ایڈمن کی تعیناتی کے طریق کار اخبار میں اشتہار، شارٹ لسٹنگ، سلیکشن بورڈ اور آخر میں سنڈیکیٹ کی منظوری شامل ہے۔

(3) گریڈ 16 تک کی تمام اسامیوں کو پُر کرنے کے طریق کار میں اخبار میں اشتہار، شارٹ لسٹنگ، سلیکشن بورڈ یا سلیکشن کمیٹی اور بعد ازاں وائس چانسلر لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور کے قانون کے مطابق بطور مجاز اتھارٹی تعیناتی کے لیٹر اپنے دستخطوں سے جاری کرتی ہے۔

(ج) جی ہاں۔

(د) نہیں۔ ڈائریکٹر ایڈمن کے خلاف ایسی کوئی شکایت وائس چانسلر کے پاس ہے، کسی مجاز اتھارٹی کے پاس زیر سماعت ہے اور نہ ہی کبھی ڈائریکٹر ایڈمن نے اپنے اختیارات سے تجاوز کیا ہے۔

(ہ) نہیں، ڈائریکٹر ایڈمن کے پاس لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور میں بھرتی کئے جانے کے سلسلے میں کسی قسم کا کوئی فرد واحد کی حیثیت سے اختیار ہے اور نہ ہی کوئی ان کا عزیز واقارب بذریعہ ان (ڈائریکٹر ایڈمن) کے بھرتی ہوا ہے۔

(و) ڈائریکٹر ایڈمن کی تعیناتی کے لئے یونیورسٹی کی فنانس اور پلاننگ کمیٹی نے کافی غور و خوض کے بعد سفارشات مرتب کیں، جن کی بعد میں سنڈیکیٹ نے تمام قانونی تقاضے پورے کرنے کے بعد منظوری دی اور ڈائریکٹر ایڈمن کی تعیناتی کی۔ ڈائریکٹر قانون کے مطابق یونیورسٹی کے مفاد میں فرائض سرانجام دے رہے ہیں لہذا ان کے خلاف کسی بھی قانونی چارہ جوئی کا ہرگز سوال ہی نہیں اٹھتا ہے۔

لاہور: یونیورسٹیوں اور کالجز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3185: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور میں کتنی یونیورسٹیز اور کالجز کہاں کہاں سرکاری تحویل میں چل رہے ہیں؟
(ب) کس کس کالج / یونیورسٹی کو خود مختار کا درجہ ملا ہوا ہے؟
(ج) کس کس کالج / یونیورسٹی کے سربراہ کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں؟
(د) کس کس کالج اور یونیورسٹی کے سربراہ کے خلاف محکمانہ انکوائریاں کب سے کس بناء پر چل رہی ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) لاہور میں مندرجہ ذیل یونیورسٹیز سرکاری تحویل میں چل رہی ہیں:۔

1۔ یونیورسٹی آف دی پنجاب، لاہور
2۔ یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، باغبانپورہ، لاہور
3۔ گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، لوئر مال روڈ، لاہور
4۔ یونیورسٹی آف ایجوکیشن، ٹاؤن شپ، لاہور
5۔ لاہور کالج فار وومن یونیورسٹی، جیل روڈ، لاہور
6۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی یونیورسٹی آف دی پنجاب، فیروزپور روڈ، لاہور

لاہور میں مندرجہ ذیل پرائیویٹ یونیورسٹیز کام کر رہی ہیں:۔

1۔ ہجویری یونیورسٹی لاہور، گورومانگٹ روڈ، گلبرگ، لاہور
2۔ بیکن ہاؤس نیشنل یونیورسٹی، ظفر علی روڈ، لاہور
3۔ یونیورسٹی آف ساؤتھ ایشیاء طفیل روڈ، لاہور
4۔ فارمین کرسچئن کالج یونیورسٹی لاہور، فیروزپور روڈ، لاہور
5۔ یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی، جوہر ٹاؤن، لاہور
6۔ لاہور سکول آف اکنامکس، برکی روڈ، لاہور
7۔ لاہور لیڈز یونیورسٹی، نیو گارڈن ٹاؤن، لاہور
8۔ منہاج یونیورسٹی لاہور، ٹاؤن شپ، لاہور
9۔ یونیورسٹی آف سنٹرل پنجاب، جوہر ٹاؤن، لاہور
10۔ علی انسٹیٹیوٹ، فیروزپور روڈ، لاہور
11۔ گلوبل انسٹیٹیوٹ، نیو گارڈن ٹاؤن، لاہور
12۔ امپیریل کالج، گلبرگ V، لاہور
13۔ انسٹیٹیوٹ آف مینجمنٹ سائنسز (پاک ایمز) گلبرگ۔III، لاہور
14۔ نیشنل کالج آف بزنس ایڈمنسٹریشن اینڈ اکنامکس، گلبرگ، لاہور
15۔ سپیریر کالج، مین رائیونڈ روڈ، لاہور
16۔ یونیورسٹی آف لاہور، رائیونڈ روڈ، لاہور
17۔ قرشی یونیورسٹی، مریدکے
18۔ لاہور گیریژن یونیورسٹی، لاہور

(ب) تمام یونیورسٹیز کو خود مختار کا درجہ ملا ہوا ہے۔

(ج) سرکاری یونیورسٹی کے سربراہان کا تقرر چار سال کے لئے کیا جاتا ہے جبکہ پرائیویٹ یونیورسٹیز کے سربراہان کا تقرر بورڈ آف گورنرز کی سفارشات پر عموماً تین سال کے لئے کیا جاتا ہے۔

(د) کسی بھی یونیورسٹی کے سربراہ کے خلاف محکمانہ انکوائری نہیں چل رہی ہے۔

ضلع سیالکوٹ: گورنمنٹ گرلز پوسٹ گریجویٹ کالج ڈسکہ میں داخلہ سیٹوں میں اضافہ کرنے کی تفصیلات

*3188: جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ گرلز پوسٹ گریجویٹ کالج ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں ایم اے انگریزی میں صرف 30 اور ایم اے، اسلامیات میں صرف 40 طالبات کا داخلہ کیا جاتا ہے؟

(ب) کیا حکومت اسلامیات اور انگریزی کی داخلہ کی سیٹوں میں اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں ایم اے انگریزی میں 30 سیٹیں اس لئے رکھی گئی ہیں کیونکہ اس ادارہ میں کبھی بھی 30 سے زیادہ طالبات داخلہ لینے کے لئے نہیں آئیں یہی وجہ ہے کہ اس ادارہ میں ایم اے انگلش کی انرولمنٹ سال 2012 تک 30 سے کم رہی ہے لیکن اس سال 14۔2013 میں اس ادارہ میں ایم اے انگلش کی انرولمنٹ 30 ہوئی ہے لہذا سٹاف کی کمی کے باوجود پرنسپل گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نے ایم اے انگریزی کی سیٹوں کی تعداد سال 15۔2014 کے لئے 40 کرنے کے لئے درخواست جمع کرانے کا ارادہ رکھتی ہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ ایم اے انگلش میں داخلہ لینے کی خواہشمند طالبات کو داخلہ دیا جا سکے اور ایم اے اسلامیات کی 45 سیٹیں ہیں جبکہ کبھی بھی 35 سے زیادہ طالبات داخلہ لینے کے لئے نہیں آئیں۔ اس سال 2014 میں بھی کل 32 طالبات ایم اے اسلامیات میں داخل ہوئی ہیں۔

(ب) جی ہاں! پرنسپل گورنمنٹ گرلز پوسٹ گریجویٹ کالج ڈسکہ سیالکوٹ انگریزی کی سیٹوں میں اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں جبکہ ایم اے اسلامیات کی سیٹوں میں اضافہ کرنے کی فی الحال کوئی ضرورت نہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

رپورٹ

(معیاد میں توسیع)

جناب سپیکر: جی، .no point of order میں ایک رپورٹ lay کر دوں، اس کے بعد آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔ جی، محترمہ کرن عمران مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ واربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتی ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

تحریک التوائے کار نمبر 237/14 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ واربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

محترمہ کرن عمران: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

" تحریک التوائے کار نمبر 237/14 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ واربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

" تحریک التوائے کار نمبر 237/14 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ واربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"تحریک التوائے کار نمبر 237/14 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ وار بن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: اب سید حسین جہانیاں گردیزی صاحب تحریک استحقاق کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔

تحاریک استحقاق نمبر 13 بابت سال 2013 اور نمبر 10 بابت سال 2014 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

سید حسین جہانیاں گردیزی: جناب سپیکر! میں

"تحریک استحقاق نمبر 13/2013 اور تحریک استحقاق نمبر 10 بابت 2014 مجلس قائمہ کی رپورٹیں ایوان کی میز پر پیش کرتا ہوں۔"

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: جی، رپورٹیں پیش کر دی گئیں۔ اب سید حسین جہانیاں گردیزی صاحب تحاریک استحقاقات کی مزید رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

تحاریک استحقاق بابت سال 2013 اور 2014 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

سید حسین جہانیاں گردیزی: جناب سپیکر! میں یہ تحاریک پیش کرتا ہوں کہ:

"تحاریک استحقاق نمبر 12، 11، 9، 7، 6 بابت سال 2013 اور 1,3,6,7,8,9,11, 12,13,14,15 & 16 بابت سال 2014 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"تحاریک استحقاق نمبر 12، 11، 9، 7، 6 بابت سال 2013 اور 1,3,6,7,8,9,11, 12,13,14,15 & 16 بابت سال 2014 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے No کی آوازیں)

جناب سپیکر: یہ آپ کے فائدے کی بات ہے آپ اس کو بھی No کر رہے ہیں۔ آپ کچھ تو سوچیں۔ یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"تحاریک استحقاق نمبر 12، 11، 9، 7، 6 بابت سال 2013 اور 1,3,6,7,8,9,11, 12,13,14,15 & 16 بابت سال 2014 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! فرمائیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں یہاں پر ایک بہت ہی بڑا اہم مسئلہ بتانا چاہتی ہوں کہ جہلم میں 25 تاریخ کو شام 9:00 بجے ایک ایسا واقعہ ہوا ہے جس نے ہمارے پورے جہلم شہر کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ یہ اخبارات میں بھی آ رہا ہے اور اس کی ٹی وی پر بھی خبریں چلتی رہیں۔ ہمارے وہاں پر پی ڈی خان کے ایک ٹی ایم او ہیں، ان کے کوئی رشتہ دار ڈی ایچ کیو ہسپتال میں گئے ہیں اور وہاں انہوں نے موٹر سائیکل کھڑا کیا ہے---

جناب سپیکر: آپ in writing کچھ لائیں پھر میں اس کا notice لیتا ہوں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! آپ میری بات تو سن لیں۔ انشاء اللہ میں وہ بھی لکھ کر لاتی ہوں۔ میں یہاں پر اس لئے مسئلہ بیان کر رہی ہوں کہ اس حکومت کی بڑی بدنامی ہو رہی ہے کیونکہ ان کے اپنے ایم این ایز اور ایم پی ایز ہر چیز میں ملوث ہیں۔ آپ یہ عرض سن لیں کہ انہوں نے اس شخص کو جب منع کیا کہ ایمرجنسی کے آگے موٹر سائیکل کھڑی نہ کرو تو اس نے اسی وقت فون کیا ہے اور ٹی ایم او، ایم پی اے کی گاڑی میں غنڈوں، لاٹھیوں اور اسلحہ کے ساتھ تشریف لے کر آئے اور انہوں نے اس کو اتنا مارا ہے کہ اس وقت وہ شخص راولپنڈی کے ہسپتال میں critical condition میں پڑا ہوا ہے۔ اس پر جو ایف آئی آر درج کی گئی ہے وہ 186/353 اور 149/148 ہے۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! دیکھیں، میری بات سنیں کوئی قاعدہ قانون بھی ہوتا ہے۔ آپ کچھ لکھ کر لائیں، ہم طریق کار کے مطابق اس کا notice لیتے ہیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ تو ٹھیک نہیں ہے۔ آپ مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔ ایسے نہیں ہوگا، ایسے پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میں آپ کو ان کے بعد ٹائم دیتا ہوں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر، میرا نمبر بھی ہے۔

جناب سپیکر: No, sir میں نے آپ کا نمبر لگایا نہیں ہے، آپ کا نمبر لگ کیسے گیا؟ یہ پہلے ادھر آئے گا پھر اُدھر جائے گا۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: پھر دیکھتے ہیں لیکن ایسے نہیں۔ جی، احمد خان بھچر صاحب فرمائیں!

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں ایک عرض کروں گا کہ میانوالی میں ایک لفٹ اریگیشن سکیم one hour and two hour ہے۔ اس کی تقریباً ایک مہینے سے بجلی بند ہے اور ادھر اس وقت کپاس کی کاشت کا موسم ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کوئی تحریک التوائے کار لائیں یا کوئی اور چیز لائیں جس پر میں عمل کروا سکوں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! ہماری تحریک التوائے کار اور توجہ دلاؤ نوٹس کا ٹائم گزر جاتا ہے، ابھی مجھے message آیا ہے کہ 28۔ تاریخ کو ادھر لوگ protest کر رہے ہیں۔ اگر اس کی بجلی بحال نہ کی گئی تو ادھر ہزاروں ایکڑ کپاس کی کاشت رہ جائے گی۔

جناب سپیکر: آپ اس پر کوئی چیز لکھ کر لائیں، آپ rules and regulations کو follow کریں پھر میں بھی کچھ اس میں کروں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! آپ بھی کچھ کریں ناں؟

جناب سپیکر: جی، میں اس میں کچھ کروں گا اور آپ کی بات ضرور سنوں گا۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ تشریف رکھیں، انہوں نے پہلے پوائنٹ آف آرڈر لیا تھا لیکن میں نے ان کو منع کر دیا تھا۔ اس کے درمیان میں پھر قائد حزب اختلاف پوائنٹ آف آرڈر پر آ گئے۔ ان کو میں request تو بہت کرتا رہا ہوں لیکن ان کی مرضی ہے۔ جی، شہزاد منشی صاحب آپ بولیں۔ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

سرکاری بھرتی میں اقلیتوں کے لئے مختص کوٹا پر عملدرآمد نہ ہونا

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! پاکستان میں بسنے والی community جس میں سب سے بڑی اقلیت کرسچئن community ہے اس کے ساتھ ساتھ ہندو، سکھ، پارسی اور دیگر communities بھی ہیں۔ پنجاب حکومت اور وفاقی حکومت نے جتنی بھی گورنمنٹ کی jobs ہیں اس پر 5 فیصد کوٹا لاگو کیا ہے۔ اس پر جو ناانصافی ہو رہی ہے آج میں آپ کی توجہ دلوانا چاہتا ہوں کہ جب بھی اسامیوں کی بات ہوتی ہے

اور جہاں پر اسامیوں کا ذکر ہوتا ہے وہاں پر minority کے لوگوں کو ان کا حق نہیں مل رہا۔ اگر جنرل سیٹ پر minority کے لوگ پانچ سیٹوں پر apply کرتے ہیں تو ان کو ان کا حق نہیں دیا جاتا بلکہ ان کی جگہ پر جنرل لوگوں کو سیٹیں فراہم کر دی جاتی ہیں۔ آج میں اس ایوان میں آپ کے توسط سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ براہ مہربانی ہم پاکستانی ہیں، ہمارا حق ہے اور ہمیں وہ حق دیا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آج میں آپ کی توجہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کی طرف دلاتا ہوں کہ راولپنڈی میں 4، سرگودھا میں 2، ڈی جی خان میں 2، بہاولپور میں 2 سیٹیں minority کے لئے رکھی گئی تھیں اور ان سیٹوں کو minority کے لوگوں کو نہیں دیا گیا بلکہ ان سیٹوں کو۔۔۔

MR SPEAKER: Every citizen of Pakistan has equal rights.

آپ ایسی بات نہ کریں، کوئی کوٹے مقرر ہوتے ہیں؟

MR SHAHZAD MUNSHI: Mr Speaker! It has equal rights. It should be given to us.

جناب سپیکر: جی، disable کے لئے بھی کوٹے ہوتے ہیں۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! اگر ہمارے لوگ apply کرتے ہیں تو ہمیں یہ حق دینا چاہئے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ میرے بھائی بغیر تصدیق کئے اور سنی سنائی خبر پر بات کر رہے ہیں۔ اصل معاملہ یہ ہے کہ جو minority کا کوٹا ہے یا ان کی seats ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ ان سیٹوں پر minorities کے لوگ compete کریں گے اور میرٹ پر پورا آنے اور qualify کرنے کے بعد ان کو وہ نوکری یا وہ پوزیشن دی جائے گی لیکن it does not mean اگر پانچ minorities کی سیٹیں ہیں اور ان پر پانچ minorities کے لوگ ایسے لگا دیئے جائیں کہ جو میرٹ پر پورا اترتے ہوں اور نہ qualify کرتے ہوں۔ اب اگر ایک جگہ پر پانچ سیٹیں ہیں اور وہاں پر minorities کے تین آدمی میرٹ اور qualification کو qualify کرتے ہیں تو تین کے orders ہو جائیں گے اور دو سیٹیں قطعی طور پر جنرل سیٹوں میں شامل نہیں کی جا سکتیں وہ vacant رہ سکتی ہیں لیکن جنرل سیٹوں پر نہیں جا سکتیں۔ میں یہ پورے وثوق کے ساتھ آپ کے سامنے عرض کر رہا ہوں، اگر آپ کے پاس کوئی ثبوت

ہے تو آپ لے آئیں کہ minorities کی سیٹ پر جنرل کیڈر سے کسی کو تعینات کیا گیا ہو اور یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ اگر اس قسم کا کوئی order ہے تو وہ null and void ہے اس لئے یہ ضرور ہے کہ بعض جگہوں پر ہمارے minorities کے بھائیوں کو qualify کرنے میں یا اس میرٹ کو meet کرنے میں problem آرہا ہے لیکن آہستہ آہستہ اس پر بھی قابو پالیا جائے گا لیکن یہ تاثر بالکل غلط ہے کہ جنرل کیڈر سے لوگوں کو ان سیٹوں پر تعینات کیا جائے گا۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! کانسٹیبل کی سیٹیں آئی ہیں، میں آپ کو اس کے ثبوت دے سکتا ہوں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس سلسلے میں گزارش کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس پر دو نوٹیفکیشن ہوئے تھے ایک 29- اکتوبر 2009 اور دوسرا 27- مارچ کو ہوا تھا، جو کہ فیڈرل گورنمنٹ نے بھی کئے تھے اور پنجاب گورنمنٹ نے بھی پانچ فیصد کوٹا اقلیتیوں کے لئے مختص کیا تھا۔ اس وقت کے وزیر خزانہ، انسانی حقوق و اقلیتی امور کامران مائیکل صاحب اور ہماری سب کی کوششوں سے یہ کوٹا مختص ہوا تھا۔ اس میں جو lacuna تھا اس بارے میں، میں نے اپنے بھائی کو بتایا بھی تھا کہ ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب نے اس پر آرڈر بھی کر دیئے تھے اور کیبنٹ سے اس کی منظوری بھی ہو گئی ہے، اس کے علاوہ اس کا corrigendum notification بھی جاری ہو چکا ہے یعنی وہ سیٹیں اگر minorities کی ہیں، minorities کے candidates اس پر پورا نہیں اترتے تو وہ دوبارہ بھی اسی طرح سے مشتہر کی جائیں گی اور وہ دوبارہ بھی minorities کے لئے ہی رکھی جائیں گی۔ وہ سمری میرے خیال میں آج یا کل نکل چکی ہو گی اور آپ کو میں نے وہ سمری بھی دکھائی ہوئی ہے اور میں نے آپ کے اس پر signature بھی لئے ہوئے ہیں۔ سمری وزیر اعلیٰ صاحب نے منظور کر دی ہے۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے ہمارے signature ضرور لئے ہیں مگر اس کا ابھی تک کوئی فائدہ نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: آپ کی بات انہوں نے سن لی ہے اگر آپ کے پاس اس سلسلے میں کوئی ثبوت ہیں تو پھر لے کر آئیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ سمری وزیر اعلیٰ صاحب نے منظور کر لی ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: آپ دونوں کی بڑی مہربانی۔ تحریک التوائے کار نمبر 340/14 محترمہ شُنیلا رُوت صاحبہ کی طرف سے ہے کیا اس کا جواب آیا ہے؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس سے پہلے کہ تحاریک التوائے کار شروع ہوں ابھی کچھ رپورٹیں یہاں پر پیش ہوئی ہیں، میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ تین ماہ سے زائد کا عرصہ ہو گیا ہے، متحدہ اپوزیشن کی طرف سے ایک تحریک استحقاق ہم نے یہاں پر پیش کی تھی جو کہ یہاں سے پاس ہو کر استحقاق کمیٹی کے پاس گئی تھی، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ اتنی urgent تحریک استحقاق تھی، کیا تین ماہ کے بعد بھی۔۔۔

جناب سپیکر: اس کے لئے وہ فورم آپ کے پاس موجود ہے وہاں آپ بیٹھ کر اپنی بات کر سکتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر اس کے لئے تین سال تو نہیں چاہئیں، ہماری تحریک استحقاق تو ترقیاتی کاموں کے حوالے سے تھی کہ ہمارے ہر ممبر کا breach of privilege ہے لیکن تین ماہ ہو گئے ہیں اس کا کوئی جواب نہیں ہے۔ اب تو یہ پورا financial year بھی گزر گیا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے، ہمارے privileges breach ہوئے ہیں ہماری تحریک پاس ہونی چاہئے جب تک ہماری اس تحریک استحقاق کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں ہو جاتا ہم اپنا احتجاج جاری رکھیں گے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف احتجاج کرتے ہوئے سپیکر ڈائس کے سامنے آ گئے)

جناب سپیکر: محترمہ شُنیلا رُوت صاحبہ کی تحریک التوائے کار نمبر 340/14 ہے کیا اس کا جواب آ گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس کا جواب آ گیا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے نعرہ بازی)

(قاتلو جواب دو، ظلم کا حساب دو)

(گرتی ہوئی دیواروں کو، ایک دھکا اور دو)

(ظلم کے ضابطے، ہم نہیں مانتے)

(آمرانہ جمہوریت نامنظور)

(لاٹھی گولی کی سرکار، نہیں چلے گی، نہیں چلے گی)

(مودی کے ان یاروں کو ایک دھکا اور دو)

(امریکہ کے ان یاروں کو ایک دھکا اور دو)

(نعرہ رسالت یا رسول اللہ)

(عوام دا حق ایتھے رکھ)

(جعلی کارروائی بند کرو)

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کے پاس اس کا جواب موجود ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جی، ہاں۔

جناب سپیکر: جواب پڑھیں۔

پنجاب کی جیلوں میں قیدی خواتین کی ابتر حالت

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): اس ضمن میں عرض ہے کہ ان کی خبر درست نہ ہے کہ پنجاب کی جیلوں میں قید خواتین کی حالت ابتر ہوتی جا رہی ہے بلکہ ان کی فلاح و بہبود کے لئے متعدد اقدامات کئے گئے ہیں تمام خواتین کو مرد حضرات سے الگ رکھا جاتا ہے جن کی نگرانی صرف خواتین جیل کا عملہ کرتا ہے۔ خواتین اسیران کو چارپائیاں مہیا کی جاتی ہیں۔ حکومت کے مقرر کردہ سکیل کے مطابق ان خواتین کو کھانا بھی فراہم کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: اس تحریک کا جواب آ چکا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/379 جناب مظہر عباس راں صاحب کی طرف سے ہے اس کا جواب آ گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس کا جواب بھی موصول ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: اس کا جواب بھی پڑھ دیں۔

ملتان فیصل آباد موٹروے کی تعمیر میں استعمال ہونے والی بھاری مشینری سے جنوبی پنجاب کی تباہ ہونے والی سڑکات کا متعلقہ ٹھیکیدار سے مرمت کروانے کا مطالبہ

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): اس تحریک التوائے کار کے ذریعے ایک بہت ضروری مسئلہ کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اس بارے میں عرض ہے کہ متذکرہ بالا موٹروے پر اونشل ہائی وے ملتان کی مندرجہ ذیل سڑکوں کے نیچے دیئے گئے کلو میٹر میں کراس کرتی ہیں۔ لاہور ملتان روڈ، جو کہ کھڈیاں دیپالپور کلو میٹر نمبر 3672 اور 3673 کے درمیان، ملتان دنیاپور روڈ کے کلو میٹر نمبر 4 اور 5 کے درمیان موٹروے پر heavy کام کرنے کی وجہ سے یہ سڑکات متاثر ہوئی ہیں، جن کی وجہ سے دونوں سڑکوں کے تقریباً تین کلو میٹر کے اطراف میں صوبائی حکومت کی ان سڑکات کو نقصان ہوا ہے جس کی مرمت بذریعہ ٹھیکہ موٹروے یا محکمہ این ایچ اے کے ذمہ ہونی چاہئے۔ اس بارے میں پراجیکٹ ڈائریکٹر موٹروے F-4 سے تفصیلی بات ہوئی ہے۔ ان کے مطابق چیئرمین این ایچ اے سے بات ہو چکی ہے۔ مندرجہ بالا سڑکات کی مرمت موٹروے پر کام کرنے والا ٹھیکیدار ہی کرے گا۔ اس بارے میں ٹھیکیدار کو پابند کیا جا چکا ہے۔

جناب سپیکر: اس تحریک کا جواب آ چکا ہے اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/428 شیخ علاؤالدین صاحب کی طرف سے ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیا جائے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/455 بھی انہی کی طرف سے ہے اس

تحریک التوائے کار کو بھی pending کر دیا جائے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/466 محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کی ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پنجاب کے سرکاری ہسپتالوں کو زکوٰۃ فنڈز کی بندش سے غریب مریضوں کو مایوسی کا سامنا

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس کا جواب بھی آ گیا ہے۔

جناب سپیکر: تحریک التوائے کار نمبر 14/466 کا جواب آ گیا ہے محرک اس جواب سے مطمئن ہیں لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/474 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کی طرف سے ہے، اس کا جواب آ گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): اس کا جواب بھی آ گیا ہے۔

جناب سپیکر: جواب پڑھ دیں۔

لاہور میں مقبرہ ملکہ نور جہاں محکمہ آثار قدیمہ کی عدم دلچسپی کی وجہ سے کھنڈرات میں تبدیل

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اٹھارہویں ترمیم مجریہ 2010 کے بعد محکمہ متروکہ وقف املاک کے اختیارات مرکز سے صوبوں کو منتقل ہو گئے۔

جناب سپیکر: تحریک التوائے کار نمبر 14/474 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار ڈاکٹر مراد راس صاحب کی ہے اور اس کا نمبر 14/526 ہے، اس کا جواب آ گیا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "گو سپیکر گو" کی نعرہ بازی)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! تحریک التوائے کار نمبر 14/526 کا جواب بھی موصول ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: آپ اس کا جواب پڑھ دیں۔

لاہور میں سلنڈر گیس کی منتقلی کے غیر قانونی کاروبار کو ضلعی انتظامیہ روکنے میں بُری طرح ناکام

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): اس میں ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کی بات کی گئی ہے۔ اقبال ٹاؤن لاہور کی حدود میں درجنوں چھوٹے دکاندار جو بغیر کسی اجازت اور قانون کے اس خطرناک کاروبار میں ملوث ہیں۔ ان کے خلاف ٹی ایم اے اقبال ٹاؤن لاہور نے متعدد بار قانونی کارروائی کی ہے اور ان دکانوں کو سیل بھی کیا ہے جس کے خلاف یہ دکاندار عدالت سے رجوع کرکے تمام کارروائی کو غیر مؤثر کروا دیتے ہیں۔ اس اہم مسئلہ کا حل مؤثر قانون سازی ہے جس میں خطرناک کاروبار کرنے والوں کے خلاف سخت سزائیں تجویز کی جائیں گی اور اس جرم کو قابل دست اندازی پولیس بنایا جائے گا۔ معزز ایوان سے درخواست ہے کہ اس سلسلے میں عوام الناس کے جان و مال کے تحفظ کو یقینی بنایا جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک کا جواب بھی آ گیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"جعلی کارروائی بند کرو، ظلم کے ضابطے ہم نہیں مانتے"
کی نعرہ بازی)

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

(مفاد عامہ سے متعلق قرار دادیں)

جناب سپیکر: پہلے ہم مورخہ 20- مئی 2014 کے ایجنڈے سے زیر التواء رکھی گئی قرارداد کو لیتے ہیں اور یہ قرارداد ڈاکٹر سید وسیم اختر کی طرف سے ہے اگر وہ اسے پیش کرنا چاہتے ہیں تو پیش کریں، نہیں کرنا چاہتے تو ان کی مرضی ہے۔ وہ اس قرارداد کو پیش نہیں کرنا چاہتے لہذا اس قرارداد کو dispose of کیا

جاتا ہے۔اس کے بعد اگلی قرارداد محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کی طرف سے ہے، وہ اپنی تحریک پیش کریں، محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ!آپ تحریک پیش نہیں کرنا چاہتیں؟

میں اپوزیشن کے تمام معزز ممبران سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ اپنی اپنی سیٹوں پر چلے جائیں، اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ جائیں، میں آپ کو کہہ رہا ہوں اور یہ آپ کو وارننگ ہے I am warning you. آپ اپنی سیٹوں پر چلے جائیں۔ Please go to your seats. محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ!۔۔۔تشریف نہیں رکھتیں ان کی قرارداد کو dispose of کیا جاتا ہے۔اس کے بعد دوسری قرارداد مہر محمد فیاض صاحب کی طرف سے ہے وہ اپنی قرارداد پیش کریں۔

ژالہ باری سے تحصیل جہلم اور دینہ کی کچھ یونین کونسلوں کو آفت زدہ قرار دینے اور متاثرہ کاشتکاروں کو فوری مالی امداد دینے کا مطالبہ

مہر محمد فیاض: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ چونکہ پچھلے دنوں ژالہ باری سے تحصیل جہلم اور دینہ میں گندم اور دوسری تیار فصلیں بالکل تباہ و برباد ہو گئی ہیں اور کسانوں کا سب کچھ لٹ گیا ہے لہذا مذکورہ تحصیلوں کو آفت زدہ قرار دیتے ہوئے متاثرہ کاشتکاروں کو فوری طور پر خاطر خواہ مالی امداد دی جائے تاکہ ان کی بحالی ہو سکے نیز ان کے زرعی قرضے معاف کئے جائیں۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ چونکہ پچھلے دنوں ژالہ باری سے تحصیل جہلم اور دینہ میں گندم اور دوسری تیار فصلیں بالکل تباہ و برباد ہو گئی ہیں اور کسانوں کا سب کچھ لٹ گیا ہے لہذا مذکورہ تحصیلوں کو آفت زدہ قرار دیتے ہوئے متاثرہ کاشتکاروں کو فوری طور پر خاطر خواہ مالی امداد دی جائے تاکہ ان کی بحالی ہو سکے نیز ان کے زرعی قرضے معاف کئے جائیں۔"

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف سپیکر ڈائس کے سامنے کھڑے ہو کر مودی کے ان یاروں کو ایک دھکا اور دو کے نعرے لگاتے رہے اور ایجنڈے کی کاپیاں پھاڑ کر پھینکتے رہے)

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! متاثرہ دیہاتوں کے سروے کا حکم دیا جا چکا ہے اور سروے رپورٹ آنے کے بعد اگر ان کا نقصان پچاس فیصد سے زیادہ ہوا تو انہیں آفت زدہ قرار دے دیا جائے گا اس لئے محرک سے میری گزارش ہے کہ وہ اپنی اس قرارداد پر زور نہ دیں چونکہ already یہ معاملہ take up کیا جا چکا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے معاملہ take up ہو چکا ہے اگر پچاس فیصد سے زیادہ نقصان ہو گا تو آفت زدہ قرار دے دیا جائے گا۔

مہر محمد فیاض: جناب سپیکر! میں اپنی قرارداد پر زور نہیں دیتا۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد withdraw کر لی گئی ہے۔ دوسری قرارداد محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ کی ہے۔ ان کی طرف سے کون پیش کریں گے؟

محترمہ لبنیٰ فیصل: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کروں گی۔

جناب سپیکر: ان کی جگہ محترمہ پیش کر رہی ہیں۔ جی، محترمہ!

تیزاب پھینکنے کے واقعات کا انسداد دہشت گردی کی عدالت میں انسداد دہشتگردی قوانین کے تحت ٹرائل کا مطالبہ

محترمہ لبنیٰ فیصل: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ تیزاب پھینکنے کے واقعات کا انسداد دہشت گردی عدالت میں انسداد دہشتگردی قوانین کے تحت ٹرائل کیا جائے۔"

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف سپیکر ڈائس کے سامنے کھڑے ہو کر گرتی دیواروں کو، امریکہ کے یاروں کو، مودی کے پیاروں کو ایک دھکا اور دو کے نعرہ لگاتے رہے)

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ تیزاب پھینکنے کے واقعات کا انسداد دہشت گردی عدالت میں انسداد دہشتگردی قوانین کے تحت ٹرائل کیا جائے۔"

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی۔اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ تیزاب پھینکنے کے واقعات کا انسداد دہشت گردی عدالت میں انسداد دہشتگردی قوانین کے تحت ٹرائل کیا جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف نے سپیکر ڈائس کے سامنے کھڑے ہو کر سپیکر کے ان پیاروں کو ایک دھکا اور دو کے نعرے لگائے)

جناب سپیکر: چوتھی قرارداد محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کی ہے۔محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

جنسی تشدد اور قتل میں ملوث سزا یافتہ مجرموں کی سزاؤں پر فوری عملدرآمد کا مطالبہ

محترمہ نگہت شیخ: شکریہ۔جناب سپیکر!میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ بچوں اور بچیوں پر ظالمانہ جنسی تشدد اور قتل کے اندوہناک واقعات میں ملوث تمام سزا یافتہ مجرموں کی سزاؤں پر فوری عملدرآمد کیا جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ بچوں اور بچیوں پر ظالمانہ جنسی تشدد اور قتل کے اندوہناک واقعات میں ملوث تمام سزا یافتہ مجرموں کی سزاؤں پر فوری عملدرآمد کیا جائے۔"

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی لہذا اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ بچوں اور بچیوں پر ظالمانہ جنسی تشدد اور قتل کے اندوہناک واقعات میں ملوث تمام سزا یافتہ مجرموں کی سزاؤں پر فوری عملدرآمد کیا جائے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف سپیکر ڈائس کے سامنے کھڑے ہو کر جعلی کارروائی بند کرو، مودی کے یاروں کو، امریکہ کے پیاروں کو ایک دھکا اور دو کے نعرے لگاتے رہے اور ایجنڈے کی کاپیاں پھاڑ کر مسلسل پھینکتے رہے)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار نے عمران کے یاروں کو سیتاوائٹ کے پیاروں کو ایک دھکا اور دو کے نعرے لگائے)

جناب سپیکر: آخری قرارداد محترمہ فرحانہ افضل صاحبہ کی طرف سے ہے۔ محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

تمام اضلاع کے ڈی سی او آفس میں خواتین کو درپیش مشکلات کے ازالے کے لئے ہیلپ ڈیسک قائم کرنے کا مطالبہ

محترمہ فرحانہ افضل: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ہر ضلع کے ڈی سی او آفس میں خواتین کے حقوق کے تحفظ اور انہیں درپیش مشکلات کے ازالہ کی غرض سے ایک ہیلپ ڈیسک قائم کیا جائے اور اس ہیلپ ڈیسک میں سوشل ویلفیئر یا وومن ڈویلپمنٹ محکمہ کی ایک خاتون اہلکار کو تعینات کیا جائے جو خواتین کے مسائل کو فوری طور پر سنیں اور انہیں حل کریں۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ہر ضلع کے ڈی سی او آفس میں خواتین کے حقوق کے تحفظ اور انہیں درپیش مشکلات کے ازالہ کی غرض سے ایک ہیلپ ڈیسک قائم کیا جائے اور اس ہیلپ ڈیسک میں سوشل ویلفیئر یا وومن ڈویلپمنٹ محکمہ کی ایک خاتون اہلکار کو تعینات کیا جائے جو خواتین کے مسائل کو فوری طور پر سنیں اور انہیں حل کریں۔"

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی لہٰذا اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ہر ضلع کے ڈی سی او آفس میں خواتین کے حقوق کے تحفظ اور انہیں درپیش مشکلات کے ازالہ کی غرض سے ایک ہیلپ ڈیسک قائم کیا

جائے اور اس ہیلپ ڈیسک میں سوشل ویلفیئر یا وومن ڈویلپمنٹ محکمہ کی ایک خاتون اہلکار کو تعینات کیا جائے جو خواتین کے مسائل کو فوری طور پر سنیں اور انہیں حل کریں۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے سپیکر ڈائس
کے سامنے کھڑے ہو کر دھاندلی کی آواز
میاں نواز میاں نواز کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے یہودی لابی ہائے ہائے کی نعرہ بازی)

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب طارق مسیح گل): جناب سپیکر! اپوزیشن کے ممبران جو کاغذ پھاڑ کر پھینک رہے ہیں ان پر اللہ کا نام لکھا ہوا ہے اور یہ اس نام کے تقدس کو پامال کر رہے ہیں انہیں اس نام کے تقدس کا خیال بھی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ کنول نعمان پی ٹی وی کے فنکاروں کے معاوضے میں اضافے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتی ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

محترمہ کنول نعمان: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے پی ٹی وی کے فنکاروں کے معاوضے میں اضافے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے پی ٹی وی کے فنکاروں کے معاوضے میں اضافے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

اس تحریک کی مخالفت نہیں کی گئی لہذا اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے پی ٹی وی کے فنکاروں کے معاوضے میں اضافے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

پی ٹی وی کے فنکاروں کے معاوضے میں اضافے کا مطالبہ

محترمہ کنول نعمان: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

" صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان اس امر پر تشویش کا اظہار کرتا ہے کہ اگرچہ پی ٹی وی کے فنکار قوم کا اثاثہ ہیں لیکن ان کے معاوضے میں پچھلے اٹھارہ سال سے اضافہ نہیں ہوا ہے۔ اس ایوان کی رائے ہے کہ بڑھتی ہوئی مہنگائی سے نبرد آزما ہونے کے لئے ان کے معاوضے میں فوری طور پر مناسب اضافہ کیا جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان اس امر پر تشویش کا اظہار کرتا ہے کہ اگرچہ پی ٹی وی کے فنکار قوم کا اثاثہ ہیں لیکن ان کے معاوضے میں پچھلے اٹھارہ سال سے اضافہ نہیں ہوا ہے۔ اس ایوان کی رائے ہے کہ بڑھتی ہوئی مہنگائی سے نبرد آزما ہونے کے لئے ان کے معاوضے میں فوری طور پر مناسب اضافہ کیا جائے۔"

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی اس لئے اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان اس امر پر تشویش کا اظہار کرتا ہے کہ اگرچہ پی ڈی وی کے فنکار قوم کا اثاثہ ہیں لیکن ان کے معاوضے میں پچھلے اٹھارہ سال سے اضافہ نہیں ہوا ہے۔ اس ایوان کی رائے ہے کہ بڑھتی ہوئی مہنگائی سے نبرد آزما ہونے کے لئے ان کے معاوضے میں فوری طور پر مناسب اضافہ کیا جائے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے سپیکر ڈائس
کے سامنے کھڑے ہو کر حاجی ثناء اللہ ٹھاہ، جعلی کارروائی بند کرو،
مسلم لیگ نصیبو لال، لاٹھی گولی کی سرکار نہیں چلے گی کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے۔ اب اجلاس کل بروز بدھ مورخہ 28۔ مئی 2014 صبح 10.00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔